بتوفیق خدائی یہ رسالہ جامع مصطلحات فن میزان مسمّی بہ

ہدایۃ الصبیان فی حل المیزان

علمائے کرام عمدۂ فضلائے عظام حاوی رموز خفی و جلی واقف

جناب مولانا مفتی محمد رحمت اللہ صاحب لکھنوی دام فیضہ

بہر افادۂ مبتدیان و منفعت طالبان

بصرف ہمت کارپردازان مطبع کارنامہ رونق طبع یافت

سنہ ۱۲۸۹ھ

تقریظ بے نظیر نوک قلم تا غرب مشہور جناب مرزا ... بیگ صاحب سرور انشا پرداز بیمثال جامع ہر کمال از

الحمد للہ علی کل نعمایہ جو جو نعمت غیر مترقب اوسنے فرد بشر کو مرحمت کی ہی اوسکی دیکھنے کی آنکھہ ان ندیدون کو نہین
صنعت نمونہ قدرت ہیہ دن اور آیت کائنات کا تلا ہوا پورا ہر ایک نکتہ ہی اسی کا نام کرامات ہی ہم پلہ اوسکا میزان خرد مین تلتا
نہین پوشیدہ اسرار ہی کہلتا نہین اگر دیدہ بینا اور گوش شنوا ہی تو دیکہہ سن لی کامل و ناقص کو یہ عجب عجیب تماشا ہی مگر آنکہ کے
رو برو پلکون کا یہہ حجاب حجر کا ہی مدد دیکھنے کا بڑا ہوکا ہی ورنہ سے بلکہ درختان ہنر و نظر ہوشیار ہر ورقی دفتریست معرفت کردگار
اگر یہہ پردہ درمیان سے اوٹھہ جاے تو شاہد مطلب کا جمال بی تکلف نظر آئے مگر اس مرحلہ مین قدم مارنا محال ہے صم بکم کا حال ہی
اور درود نامحدود اوس ہادی سبیل دین مبین رہبر کو جنہ صدق و یقین پر سزاوار ہے جسنے مشعل ہدایت روشن کرکے ظلمت جہالت
کی تیرگی سی نکالا جو لوگ گمراہ ہی تہی اونکو گرنے ندیا سنبہالا اور سلام اوسکی آل اور اصحاب پر لا کلام یہہ جسکہ وہ شریک ترقی اسلام ہے
جہاد مین جان جو کہو نکے ہمدمی سہی یہ نکتہ جو نہ سنی تو عقل کا قصور ہے دنیا عالم اسباب ہی اسکی واسطے سبب ضرور ... جہالت
کور باطنی کی دلیل ہے علم سعادتمندی کی سبیل ہی اس عینک سی بینائی دو چند ہوتی ہی بام رفعت پر پہنچنے کو نردبان و کمند ہوتی ہے
بیدار بخت جان جگر اسکے طلبگار ہوتے ہین خواہشمند ہے خریدار ہوتے ہین اور جنکے نصیب سوتے ہین وہ لہو لعب مین اوقات عزیز
کہوتے ہین اس نایمین نشہ غفلت سے بدمست پڑا رہتے ہے زندان جہالت مین اسیر اس ... جہینٹا ... اوکا
ایسے مقید کے ... انکو جناب فیض کرامت مآب عالم باعمل محقق بیمثل عابد زاہد درویش برگزیدہ خصال جامع ہر کمال صرف میں ہے
نحو اوقات صرف کرکے منطق معانی فقہ حدیث یا حرف بحرف کرکی علم کو یاد کرکے فنون زبان سب کرکے تکمیل کا مرتبہ حاصل ہے
نام نامی مفتی مولوی رحمت اللہ ہے علم کا کوئی دقیقہ باقی نہین سب مین ساوی ہی اونہون نے جہل کی تیرگی مٹانیکو شمع علم
کا روی روشن دکھانیکو شرحین تصنیف فرمائے ہین عجیب غریب باریکیان بروی قرطاس آئے ہین نکات نادر دقائق
لا حل جو تہے اونکو صیقل بیان سے فیض زبان سے آئینہ کیطرح چمکایا ہی اور شاہد مطلب معانی کا چہرہ کس حسن سے دکھایا ہی خلل
غش کے باعث جو کسوٹی نہ چڑہ سکتے تہے اونکیواسطے اکثر بی منتہی کو طاقت ... ایک شرح نام **ہدایۃ الصبیان فی**
حل المیزان ہے مگر ڈہر کو نکا کہین نہین ... ایسا ہونے کا سامان ہے ... کا پاسنگ نہین ...
نہ لگے کہین اسکا ہمسنگ نہین دوسرا **کاشف الابواب** ہے بیہ بنیا تحفہ مہر جناب قفل گنجینہ علم کی کلید مفتاح باب ہے حسنکا نام ...
نایاب ہے کثیر المنفعت قلیل بہا ہی کوزہ مین دریا ہے جو لینگے لطف اوٹہاینگے سیر کرنیلے آدمی ہو جائینگے جناب مولانا کا خادم ... بندہ باوفا
جہل و نادانی کا ابجد خوان کچہ مچ زبان ہیچمیرز ... پڑہا نہ لکہا نام محمد فاضل فقط کفش برداری سی حاصل ہوا کہ مشہور ہے ... طالبان
بلاغت خواہشمندان فصاحت کو یہہ مژدہ فرحت افزا سناتا ہی شرط ادب بجالاتا ہی کہ یہہ رسالے یوسف طلعت مولوی محمد لطیف
صاحب کے چہاپہ خانہ مین چہپی ہین جو دل سے عزیز جان کے ملاحظہ فرمائیگا از سر نو آنکہین پائیگا **تمت**

بتوفیق جهان آرا
گلشن کن فکان
تهذیب الصبیان فی فضل القرآن
تصنیف مجمع فضل و کمال فاضل بی مثال کشاف موصولات علوم
به سعی کارپردازان مطبع نجم العلوم ونق طبع یافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لمن ہو واجب الوجود المعبود والصلوۃ علی من عندہ خلقہ المقصود وعلی آلہ واصحابہ الذین فضلہم محمود اما بعد کہتا ہی فقیر پر از گناہ والتقصیر محمد رحمت اللہ صانہ اللہ الکبیر ابن مولانا نور اللہ نور اللہ القدیر کہ جب بتفرقہ زمانہ سواد وطن سی طبیعت گہبرائی اور ہوای سفر خاطر مین سمائی آب ودانہ کشان کشان تا بہ شہر غازی پور لایا یہانکی احباب نی دام محبت مین پہنسایا خصوصا محبی ومشفقی صفات احمد خان عرف امن خان کہ اعظم رؤسای اس شہر کی ہین جینے انکی مکان مین مقام رہا لیکن شغل بی شغلی صبح وشام رہا بیکاری سی سخت جی گہبرا سامان دفع وحشت کا بن نہین اتا تہا تو یہ خیال کیا کہ شغل درس تدریس کا کچہ سامان ہو جسمین نفع خاص وفائدہ عام ہو لیکن عجب اتفاق کہ اس مقام مین دیکہا تو طالب صادق تہا اور شائق کامل معدوم الوجود تہا نہ کسیکو تکمیل دین کا ذوق نہ تحصیل علوم کا شوق اس کوچہ سی سب کی سب کناری اور محنت تحصیل اس نعمت سی ہمت ہاری مشاہدہ اس حال کی سخت ملال ہوا رنج کمال ہوا آخر نا چار چند احباب کو کہ اکثر ملاقات کو آتی تہی اور باہم کچہ فارسی کی کتابین پڑہتی پڑہاتی تہی تحصیل علم عربی کا شوق دلایا اور واسطی تحریک کی وہ غیرت کی رنگ مناظرہ کا جمایا باری

شروع کیا مصنف نی کتاب اپنی ساتہ اس قول کی بسم اللہ الرحمن الرحیم ای شروع کرتا ہون مین کتاب اپنی کو ساتہ مدد نام پاک اللہ کی ایسا اللہ کہ رحمت کرنیوالا اوپر سب بندون کی دنیا مین ساتہ رزق وصحت وغیرہ کی اور ایسا اللہ کہ رحم کرنیوالا اوپر خاص بندون اپنی کی یعنی مسلمانوں کی آخرت مین **سوال** باعث صادر کرنی کلام کا ساتہ تسمیہ کے کیا ہی **جواب** دو چیز ایک واسطی موافقت کلام ملک العلام کی دوسری بجا اور حکم خیر الانام کی کل امر ذی بال لم یبدء فیہ باسم اللہ فہو ابتر یعنی جو امر کہ صاحب شان ہو نہ شروع کیا جاوی اوسمین ساتہ نام خدا کی پس وہ امر ابتر و ناتمام ہی **سوال** بسم اللہ بہی امر ذی بال ہی پس لازم آتا ہی کہ بسم اللہ کو بہی شروع کرین بسم اللہ کر کی ایسی ہی پہر ایسی ہی پہر یہ تسلسل لازم آتا ہی اور یہ محال ہی **جواب** حدیث نبوی مین بسم اللہ مستثنی ہی بدلالت عقل **سوال** بسم اللہ کیا چیز ہی **جواب** یہ آیت ہی ایک قرآن ہی نازل ہوئی واسطی فصل کی درمیان دو سورت کی **سوال** اصل بسم کی کیا ہی **جواب** باسم تہی ہمزہ وصل بجہت متصل ہونے کسی چیز کی لفظ سی ساقط ہوتا ہی بقاعدہ معروف اور خط مین باقی رہتا ہی لیکن اس جگہ اتصال ہی سی دور ہوا بجہت کثرت استعمال کی خط سی بہی دور ہوا جیسا کہ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا مین دور ہوا **سوال** بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا مین کثرت استعمال کہان ہی کس واسطی دور کیا **جواب** یہلا آیت اکثر پڑہی جاتی ہی وقت سوار ہونی کشتی کی پس بجہت خوف دریا کی کہ انسان جلدی چاہتا ہی اور اس آیت کا یعنی حفاظت اپنا پڑہتے ہیں اور ہمزہ کی پڑہنی مین کلام طول ہوتا **جواب** دوسرا یہ آیت بہی کثیر الاستعمال ہی واسطے کہ تلاوت میں یہ آیت اکثر مستعمل ہی **سوال** اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ مین کس واسطی نہ دور ہوا **جواب** بجہت قلت استعمال کے **سوال** بسم اللہ مین با کیسی ہی **جواب** بعضی کہتی ہین کہ واسطی الصاق کی ہی آشتر کا باسم اللہ اور بعضی کہتی ہین کہ واسطی استعانت کی ہی جیسا کہ کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ مین **سوال** بے جار اور اسم مجرور ہی یہ متعلق فعل کا ہوتا ہی یا شبہ فعل کا مثل اسم فاعل و اسم مفعول یا صفت شبہ یا اسم تفضیل وغیرہ کی پس یہان اسکا متعلق ہی ترکیب کیا ہی و شروع کرتا ہون اسکی معنی کہتی ہو **جواب** اسکے ترکیب مین اختلاف ہی بعضی کہتی ہین کہ با زائد جیسا کہ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بِحَسْبِكَ دِرْهَمٌ مین اور زائد مثل معدوم کے ہی پس بسم اللہ خبر مبتدا محذوف کی ای ابتدائی مصدر بمعنی متکلم ای ابتدائی بسم اللہ اور بعضی کہتی ہین با زائد اور اسم اللہ مبتدا خبر محذوف کا ای بسم اللہ ابتدائی اور بعضی کہتی ہین جار مجرور متعلق فعل

واسطی اللہ کی جو پرورش کرنیوالا انواع عالم کا ہی **سوال** حمد کو بعد تسمیہ کے کسواسطے ذکر کیا **جواب** واسطے

متابعت کلام مجید کی **سوال** اسصورت مین تناقض بین الحدیثین لازم آتا ہی یعنی حدیث تسمیہ کہ اوپر مذکور ہوچکی اور

حدیث تحمید مین کہ وارد ہوئی کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا یُبْدَأُ بِحَمْدِ اللّٰہِ فَھُوَ اَقْطَعُ یعنی جو امر کہ صاحب شان اور عظمت کا

ہی اگر نہ شروع کیا جاوے حمد کی ساتھ پس وہ کلام اقطع یعنی دست بریدہ ناتمام ہی پس یہان پر ابتدا حمد کی ساتھ

نہوئی بلکہ ابتدا بسملہ کی ساتھ ہی **جواب** ابتدا کی تین قسم ہین حقیقی اضافی عرفی ابتداے حقیقی اوسکو کہتی ہین

جو کل پر مقدم ہو اور ابتداے اضافی وہ جو بعض پر مقدم اور بعض سی موخر ہو اور عرفی اوسکو کہتی ہین جو مقصود

پر مقدم ہو اعم ہی کہ کسی سی موخر ہو یا نہ پس حدیث تسمیہ مین معنی حقیقی مراد ہین اور صرف معنی اضافی و عرفی دونون مراد

ہین حدیث تحمید مین اسواسطی کہ حمد اس مقام مین اگرچہ موخر ہی تسمیہ سی لیکن مقدم ہی بعض پر یعنی مطالب مصنف پر

سوال الف لام کی کئی قسم ہین اور یہان کس قسم کا ہی **جواب** اللہ اعلم اگرچہ یہ مقام گنجایش طول کلام کی نہین رکھتا

ہی مگر اسیقدر مجملاً جاننا چاہیے الف لام تین قسم پر ہی قسم پہلا اسمی معنی الذی اور مانند اسکی یہ اکثر اسم فاعل و اسم مفعول پر کہ

معنی حدوث کی رکھتی ہین داخل ہوتا ہی نہ صفت مشبہ و اسم التفضیل پر اسواسطے کہ الف دو جہتین ہے بظاہر حرف و معنی اسم

پس اسکا دخول بھی دو جہتین چاہیے وصف اسم فاعل و اسم مفعول مین ہے کہ بظاہر مفرد و در حقیقت جملہ ہین مثل الضارب

والمضروب کے ای الذی ضَرَبَ الذی ضُرِبَ صیغہ مذکر و الضاربۃ والمضروبۃ ای التی ضَرَبَتْ و التی ضُرِبَتْ صیغہ

مونث پس یہ لام احتمال ظرفیت کا نہین رکہتا ہی و الا مانع عمل سی ہوتا اور گاہی شعر مین اوپر ظرف و جملہ اسمیہ و فعل

مضارع کہ جملہ ہو داخل ہوتا ہی بخلاف صفت مشبہ کی بسبب دلالت کرنی اوسکی کی اوپر ثبوت کی صلاحیت تاویل

فعل کی نہین رکہتا ہی قسم دوسرا حرفی کہ فائدہ تعریف کا دیتا ہی وہ دو طرح پر ہی طریق اول عہدی کہ جسپر آتا ہے

اوسکی بعض افراد مراد ہوتے ہین اور یہ تین صنف ہے صنف اول عہد ذکری اسیکو صریحی کہتی ہین اور یہ عبارت

اوس لام سی ہی کہ جسکا اشارہ ہو طرف اوس ماہیت کی جو متحقق و ثابت ہی اوس فرد مین جو موجود

خارج مین ہی اور متعین ہی بین المتکلم والسامع اسوقت مین لازم ہی کہ مدخول لام کا پہلی مذکور ہوچکا ہو

مثل اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ یعنی بہیجا ہمنی طرف فرعون کی

رسول کو پس نافرمانی کی فرعون نی رسول کی صنف دوم عہد ذہنی یہ عبارت ہے اوس لام سے

اوسکی کیا اور حکم فعل کا دیا یعنی جیسا کہ فعل دلالت کرتا ہی ماہیتہ پر بغیر لحاظ افراد کے
ایسہی یہ مصدر بہی چونکہ مقام حمد کا ہی اور مقصود دوام و ثبات مناسب مقام کی ہے
اسواسطی جملہ فعلیہ کو اسمیہ بنایا اور نصب حمد کو رفع کی ساتہ متغیر کیا اور پہی الف لام
لائی جیسا کہ حالت نصب مین دلالت کرتا ہی ماہیتہ پر ایسہی بعد داخل ہونی الف لام کے
تا زیادتی فرع کی اصل پر لازم نہ آوی اور بعض کی نزدیک لام عہد خارجی کا بہی ہوسکتا ہی
اسوقت مین اشارہ ہوگا طرف فرد معین کی افراد حمد سی کہ وہ محبوب و مرغوب باری تعالی کا
ہی مگر نزدیک اکثر کی یہ الف لام واسطی استغراق کی کہ اشارہ کیا جاتا ہی اوس سی طرف
ماہیتہ موجودہ کی ضمن جمیع افراد اس حمد کی ہی اور یہی انسب مقام کا ہی پس معنی حمد کے
یہ محقق ہوسے کہ تمام حمد ثابت ہی واسطی اللہ کی **سوال** حمد کی کے معنی ہین **جواب**
دو معنی ہین ای مصدر معروف و مصدر مجہول ای ستودن و ستودہ شدن حاصل بالمصدر
ستودگی و ستودہ شدگی **سوال** حمد کی کیا تعریف ہی **جواب** الحمد ہو الثناء باللسان
علی الجمیل الاختیاری من نعمۃ او غیرہا ای حمد وہ ہی یعنی تعریف کرنا زبان سے اوپر
خوبی اختیاری محمود کی یہ ثنا نعمت کی عوض مین ہو یا غیر نعمت کی یہی معنی لغوی ہین حمد کے
اور اصطلاح مین ہو الفعل المنبی علی تعظیم المنعم سواء کان باللسان او بالجنان و بالارکان
ای حمد اوس فعل کا نام ہی جو آگاہی دیتا ہو اوپر تعظیم منعم کے برابر ہے کہ ہو یہ فعل
زبان سی یا قلب سی یا ارکان سے المدح ہو الثناء علی الجمیل مطلقا یقال حمدت
زیدا علی علمہ و کرمہ ولا یقال حمدتہ علی حسنہ بل مدحتہ وقیل ہما اخوان والشکر فی
مقابلۃ النعمۃ قولاً و عملاً و اعتقاداً ای مدح وہی ثنا کرنا اوپر خوبی محمود کی مطلقا کہا جاتا ہی
کہ حمد کرتا ہون مین زید کی ازروی علم اور کرم اوسکی کی اور نہین کہا جاتا ہے کہ حمد
کرتا ہون مین اوپر حسن اوسکی کی بلکہ کہا جاتا ہی کہ مدح کرتا ہون مین اور کہا بعض نے کہ حمد
و مدح ایک ہی چیز ہی اور شکر اوسکا نام ہی جو تعریف مقابلہ نعمت کی ہو ازروی قول کے

کے واسطے ہین اسواسطیکہ تعریف ہی اون اوصاف پر جو محمود مین پائی جاتی ہین بغیر اوسکے وہ
مستحق تعریف کی نہین ہین اور پایا جانا اون اوصاف کا محمود مین اللہ ہی کی طرف سے ہی
اگر نہ عطا کرتا تو یہ تعریف ممکن نہتی اس صورت مین بہی تعریفین رجوع کرینگی طرف اللہ کے
پس حاصل معنی یہ ہوی کہ تمام تعریفین واسطے اللہ کے ہین **سوال** معنی ثابت کس لفظ کی کہی جاتے
ہین **جواب** لفظ ثابت بعد الحمد کے مقدر ہی اسواسطے کہ متعلق لام جار کا ہے اور
لام اول بعد کا بمعنی واسطے کی اور اللہ کی معنی یعنی نام ایک ذات خاص کا یعنے باریتعالے
جیساکہ اوپر تحقیق ہوچکی **سوال** الحمد للرحمن یا للرحیم کیون نکہا **جواب** پہلا دو وجہ سے
اتباع کلام ایزدی اور متابعت حدیث کل امر ذی بال لم یبدء بحمد اللہ الخ **جواب** دوسرا
اگر للرحمن یا للرحیم کہتے تو یہ لازم آتا کہ باری تعالی کو استحقاق حمد کا صفات کے
وجہ سے ہی نہ از روی ذات کی **سوال** لام جارہ للہ کا فائدہ کس معنی کا دیتا ہی **جواب**
تخصیص کا کہ حمد سوای اللہ کی نہین تحقیقا اگرچہ حمد غیر کے واسطے بہی ہی مجازا **سوال** رب
کی معنی کیا ہین کس جنس سی ہی کسکا صیغہ ہی **جواب** معنے آفریدگار و پروردگار و آمرزگار
ہین اور جنس مضاعف سی ہی مضاعف اوسکو کہتی ہین جس لفظ مین دو حرف
صحیح ایک جنس کی ہون اگر عین ولام کی جگہ پر ہو تو مضاعف ثلاثی ہوگا مثل رب ومد
کی اصل اسکی رَبَبَ ومَدَدَ فَعَلَ کی وزن پر پس با و دال اول کو ساکن کیا دوسری
مین ادغام کیا رَبَّ مَدَّ ہوا اور اگر فا و لام اول و عین و لام ثانی ایک جنس سے ہون
تو مضاعف رباعی ہی مثل مَضْمَضَ و زَلْزَلَ کی اور بروزن فَعْلَلَ کے اور صیغہ صفت مشبہ
یا مصدر ہی پس اطلاق اوپر باریتعالے کے اسوقت مین بطرز مبالغہ ہے جیسے
زید عدل یا بمعنی اسم فاعل کہی اسوقت مین حمل صحیح ہوگا **سوال** تعریف رب کے
کیا ہی **جواب** الرب ہو المالک جمیع الاشیا **سوال** رب مضاف ہی طرف عالمین کے
اور مضاف الیہ کو جر ہوتا ہی عالمین مجرور کہان ہی **جواب** علامت جر کی یہان ی ہی اسواسطے

ملائکہ کا ہی تیسرا جبروت کہ مقام ارواح کا ہی چوتہا لاہوت کہ مقام نوریت و ذات مطلق باریتعالی
عز اسمہ کا ہی **تمہید** ہرگاہ کہ قول مصنف رح کا الحمد للہ الخ سی وہم واہم کا ہوتا تہا جیساکہ اللہ پالنی والا
تمام عالم کا ہی دنیا مین ویسیہی نیکیان آخرت کی بہی تمام عالم کو عنایت کریگا تو واسطے دفع وہم کی کہا
والعاقبۃ للمتقین **سوال** العاقبۃ کنایہ ہی بہشت اور دوزخ سی اور لام جار للمتقین کا واسطے خصوصیت کے
یا یون کہیی کہ عاقبت مقید ہی ساتہ متقین کی پس یہ معنی ہوی کہ بہشت و دوزخ دونون واسطے
پرہیزکارون کی ہی اور نہین ہی امر ایسا بدلیل قول اللہ برترکی من شہد لی بالوحدانیۃ ولک بالرسالۃ
فدخل الجنۃ **جواب** حسن مقدر ہی قبل العاقبۃ کی مضاف ہی اور العاقبۃ مضاف الیہ مضاف
ساتہ مضاف الیہ کی ملکر مبتدا ہوا لام جار متقین مجرور جار مجرور ملکر متعلق ثابت کا ہوکر کہ مقدر
ہی بعد العاقبۃ کی خبر ہوا مبتدا خبر کی ساتہ ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف ہوا الحمد کا پس معنے
نیکیان آخرت اور قیامت کی یعنی دخول بہشت کی ثابت ہین واسطے منفعت پرہیزگارون کے
نہ واسطے سارے عالمیان کی **سوال** حذف بی قرینہ نہین ہوتا ہی اس جگہ قرینہ کیا ہے
جواب تقوی ثمرہ ایمان کا ہی اور یہ موجب دخول دار جنت کا ہی **سوال** العاقبۃ اصل مین
مجرور تہا بعد حذف مضاف کی مرفوع کیون پڑہتی ہین **جواب** اس قاعدہ سے کہ بعد حذف
مضاف کی مضاف الیہ قایم مقام اوسکے کیا جاتا ہی پس چونکہ لفظ احسن کا مرفوع تہا
بجہت مبتدا ہونیکے پس اوسکے نائب کو یعنی عاقبت کو وہی رفع حوالہ کیا گیا **سوال** تعریف
متقی کی کیا ہی **جواب** المتقی من یتقی عن الشرک والمعاصی یعنی متقی وہ شخص ہی جو پرہیزکرے
شرک وکفر وگناہ کبایر سی **سوال** متقین کسکا صیغہ ہی **جواب** متقین جمع متقی کی صیغہ واحد
مذکر اسم فاعل ثلاثی مزید فیہ باب افتعال جنس لفیف مفروق سی اصل مین مُوتَقِی تہا مفتعل کے
وزن پر واو بجہت قرب تای افتعال کے منقلب تے کی ساتہ ہواتی کوتی مین ادغام کیا اور متقین اصل مین
موتقیین تہا کسرہ یی اول پر دشوار جان کر ساکن کیا اجتماع ساکنین سی یی اول گرگئی متقین ہوا اور
لفیف مفروق اوسکو کہتے ہین جس کلمہ مین دو حرف علت کے ایک جگہ نہون مثل وقی کی اور اگر

پس حق رسم خط کا یہ تہا کہ ساتہ الف کے مکتوب ہونہ ساتہ واو کی لاکن واسطی پڑہنی کی واو کے ساتہ لکہتی ہین کہ وقت پڑہنی کی الف مائل طرف واو کی ہوتا ہی **سوال** مصنفؒ کو مناسب تہا کہ بعد حمد کی صلوۃ کو مذکور کرنا ستعین کو کیون مقدم کیا **جواب** واسطے تعظیم کے کہ تخصیص بعد تعمیم کے فائدہ دیتی ہی تعظیم کا **سوال** رسول کی معنی لغت مین کیا ہین **جواب** بمعنی پیغمبر **سوال** تعریف رسول کی کہ کنایہ ہی معنی اصطلاحی سی کیا ہی **جواب** هو انسان بعثه الله تعالی الی الخلق لتبلیغ احکام الشرع مع الدین والکتب یعنی رسول فعول کی وزن پر بمعنی مفعول ای مرسل وہ انسان ہی بہیجا اوسکو اللہ تعالی نی طرف خلق کی واسطی پونہچانی احکام شرع کی ساتہ دین اور کتاب کی نبی کتاب و دین بہی اوسکو ملا ہو **سوال** رسول اور نبی مین کیا فرق ہی **جواب** رسول کی تعریف معلوم ہو چکی یعنی اوسکو کہتی ہین کہ محض واسطی تبلیغ احکام سابقہ کے مبعوث ہو پس نبی تابع رسول کی ہی نہ عکس اسواسطے مصنفؒ نی علی رسولہ کہا و علی نبیہ نکہا باوجودیکہ امر صلوۃ کا لفظ نبی کی ساتہ بہی آیا ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ای تحقیق اللہ اور ملائکہ اوسکی رحمت بہیجتی ہین اوپر نبی کی ای ایمان والون رحمت بہیجو اوسپر اور سلام بہیجو سلام کہکر **سوال** مصنفؒ نے کسواسطی خلاف قرآن کی کیا **جواب** باعتبار معنی لغوی کی رسولہ کہا پس خلاف نہوا اسواسطے کہ از روی لغت کی رسول و نبی پیغمبر کو کہتی ہین **فائدہ** بعضی تعریف نبی کی یون کرتی ہین کہ نبی اوسکو کہتی ہین جو کہ مامور ہو ساتہ پونہچانی احکام الہی کی اعم ہی کہ کتاب اوسپر نازل ہوئی ہو یا تابع کتاب رسول سابق کی ہو اور تحقیق نبی اور رسول کی کتب مطولہ مین لکہی ہی **سوال** یہ تعریف اوپر حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام کی صادق نہین آتی ہی اسواسطی کہ مبعوث بخلق نہتی بلکہ خلق بعد اوسکی ہوئی **جواب** پہلا قول ہمارا بسوی خلق متعلق تبلیغ کی ہی اور یہی علت غائی ہی کہ مقدم اوپر فعل کی ہوتی ہی **جواب** دوسرا خلق بمعنی مخلوق عام ہی اسبات سی کہ بالفعل ہو یا بالقوہ یہان مراد بالقوہ ہی **جواب** تیسرا خلق مصدر ہے بمعنی مخلوق کی لفظ مطلق ہی نہ مقید ساتہ ایک یا دو یا لاکہہ کی

جَعَلَنِي ای جو شخص درود بہیجی محمد اور نہ بہیجی اوپر آل محمد کی پس تحقیق کہ ظلم کریگا مجہپر **سوال** اجمعین کو بعد آلہ و اصحابہ کی کیون لائی **جواب** واسطی تاکید کی تاکہ جمیع افراد و آل و اصحاب کی نیچے نزول صلواۃ کی درآوین **تمہید** چونکہ عادت عرف کی یہ ہی کہ جبکہ بار امرہم کا کسی کیا چاہتی ہین تو پہلی اوسکو اشارہ اوس امر کا کرکی دعا اوسکی حق مین کرتی ہین پہر اوس امر کو بالتفصیل بیان کرتی ہین تاکہ اس دعا سی وہ خوش ہوکر خوب متوجہ ہو اور اللہ کی طرفسی طاقت عنایت ہو تا اوس بار کو اوٹہالی اسواسطی لفظ **بدان** سی اشارہ کرکی دعا کی اس مضمون سی **اَسْعَدَكَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الدَّارَیْنِ** ای لفظ بدان صیغہ امر فارسی معنی جان تو خطاب عام ہی واسطی ہر مخاطب سکے غرض اس خطاب سی ہوشیار کرنا مخاطب کا تاکہ بیدار ہوکر جو کچہ اوس سی کہا جای بغور سنی قولہ اسعد فعل ماضی کاف خطاب مفعول اللہ فاعل اور موصوف تعالی صفت [صفت] فی جار الدارین مجرور جار مجرور ملکر متعلق اسعد کا ہوا اور اللہ موصوف کی ساتہ ملکر فاعل ہوا اسعد کا اسعد ساتہ فاعل اور مفعول اور متعلق کی ملکر جملہ فعلیہ معترضہ ہوا معنی اسکی یہ ہوی جان تو کہ نیکبخت کری تجہکو اللہ برتر دونون جہان مین ای دنیا و آخرت مین یہ جملہ دعائیہ معترضہ ہی اور جملہ معترضہ اوسکو کہتی ہین جو درمیان کلام کی آوی لاکن ماقبل اور مابعد سی کچہ علاقہ نہو **سوال** بدان لفظ فارسی کو اسعد پر کہ لفظ عربی ہی کسواسطے مقدم کیا **جواب** واسطی تنبیہ کے اس بات پر کہ یہ کتاب عربی ہی بعبارت فارسی اور اوسکو مقدم الحد کہتی ہین **سوال** بدان کی جگہ پر بشنو کسواسطی نہین کہا **جواب** بدان تعلق دل کی ساتہ رکہتا ہی اور بشنو ساتہ گوش کی اور فعل دل قوی ہی فعل گوش سی **سوال** بخوان کسواسطی نکہا **جواب** مقصود جاننا تہا نہ پڑہنا و قرارت کرنا **سوال** اور کن یا بشناس کسواسطی نکہا **جواب** واسطی اختصار کی کہ لفظ بدان کا دونون سی اخصر ہی **سوال** بدان کی جگہ پر اعلم کسواسطی نہین کہا کہ مناسب ماقبل و مابعد کے عبارت عربی ہی ہوتا **جواب** تا پہلی روانگی کلام سی بعد حمد و نعت کی معلوم ہو کہ یہ کتاب زبان فارسی مین ہی **سوال** جملہ دعائیہ یعنی اسعدک الخ کو زبان عربی مین کیون لایا **جواب**

سے نہو تو اوسکی قسمون کو کیونکر پہچانیگا **جواب** بجہت شہرت کے ذکر نہ کیا **سوال** افعال بفتح ہمزہ کونسا لفظ ہی **جواب** جمع فعل بکسر فا و سکون عین و لام ہی اور فعل اصطلاح صرفی مین ایسے لفظ کو کہتی ہین جسکی وضع اسواسطی ہو کہ دلالت کری ایسی معنی پر جسکی ساتھ ایکنا نہ زمانہ تین سے ای گذشتہ و آیندہ و حال سی بوجہا جای **سوال** افعال صیغہ جمع کا ہی ہمگی اور تمامی کی معنی مین اسوجہ سی احتیاج لانی لفظ جملہ کی نرہی کسواسطی لایا **جواب** پہلا واسطی تاکید کی **جواب** دوسرا افعال جمع قلت ہی اور اطلاق جمع قلت کا تین سی نو تک ہی اور افعال متصرفہ بہت سی واسطے شمول کی مصنف لفظ جملہ کا لایا **جواب** تیسرا چونکہ مصنف رح کو منظور ہوا اپنی کتاب مین بیان کرنا تمام اوزان افعال ثلاثی مجرد کی تو شبہہ گذرا کہ اگر یون کہا جاتا ہی کہ بدانکہ افعال متصرفہ بر سہ گونہ ہست تو اس صورت مین نسبت انقسام کیطرف ثلاثی مجرد کی ہوگی اور ثلاثی مزید اور رباعی مجرد اور مزید خارج ہوجاتی ہین اسواسطی لفظ جملہ کا لایا تاکہ دلالت کری تمام اقسام افعال خواہ ثلاثی مجرد ہو خواہ مزید خواہ رباعی مجرد ہو خواہ مزید باعتبار زمانہ بر سہ گونہ ہست **سوال** متصرفہ کون صیغہ ہی **جواب** صیغہ اسم فاعل مشتق تصرف سی پہرنا ایک صورت سی طرف صورت دوسری کی بفتح رای اسم مفعول یعنی پہیری گئی ایک حال سی طرف حال دوسرے کے **سوال** افعال متصرفہ اصطلاح مین کسکو کہتی ہین **جواب** ان افعال کو کہتی ہین جسکی مصدر سے چالیس صیغہ کہ اصل ہین یا ہر آئین اس تفصیل سی چودہ ماضی چودہ مضارع چہ امر چہ نہی مخاطبین سواسطی کہ امر غیر مخاطب معروف اور ایسی ہی نہی غیر مخاطب داخل مضارع کی ہین جیسا کہ نفی جحد و نفی تاکید اور سوا اسکی اسواسطی کہ اصل امر خطاب کا ہی اور غائب و متکلم مین خطاب نہین پس گویا کہ داخل مضارع کی ہین اسیطرح نہی غائب و متکلم **سوال** مصدر کیا چیز ہی **جواب** جان تو کہ کلمات عرب تین قسم پر ہین اسم فعل حرف اسم اوسکو کہتی ہین جو دلالت کری از روی وضع کی معنی مستقل پر بدون اقتران کسی زمانہ کی ازمنہ ثلثہ سی اور یہ دو قسم پر ہی ایک وہ جو کسی سی مشتق نہو اور نہ اوس سی کوئی مشتق ہو اور اوسکو اسم جامد کہتی ہین جیسی زید و عمر و بکر وغیرہ اور دوسرا وہ کہ آپ کسی سی مشتق نہین مگر اوس سی دوسرا مشتق ہی اور

است کیون کہا **جواب** پہلا مصنف رحمۃ اللہ نے تقسیم فعل کی باعتبار زمانہ کی کہ زمانہ اسکی مقترن ہی اور زمانہ تین طرح پر ہی گذشتہ یا حال یا استقبال **جواب** دوسرا امر و نہی داخل ہین مستقبل مین اسواسطی کہ یہ دونون ماخوذ ہین مضارع سی اگر کہی تو کہ مضارع بہی ماخوذ ہی ماضی سی پس کس واسطی اوسکو تقسیم مین داخل کیا کہونگا مین کہ تقسیم بحسب زمانہ کی ہی کہ زمانہ تین ہین گذشتہ آیندہ موجود **جواب** تیسرا یہ دونون داخل ہین مستقبل مین اسواسطیکہ زمانہ مستقبل اگر مقترن ہی معنے اخباریہ کو تو اوسکا نام مضارع ہی اور اگر مقترن ہی معنی انشائیہ کو ای طلب فعل و یا طلب ترک فعل تو اوسکا نام صورت اول مین امر اور صورت ثانیہ مین نہی ہی **سوال** کلام مصنف رحمۃ اللہ سی توسمجہا جاتا ہی کہ ہر ایک فعل متصرفہ تین قسم پر ہی پس لازم اتا ہی کہ فعل ماضی بہی تین قسم پر ہی ای ماضی و مستقبل و حال ایسی ہی فعل مستقبل ایسی ہی فعل حال اور یہ باطل ہی اسواسطیکہ تقسیم الشئی علی نفسہ لازم آتی ہی **جواب** مراد یہان جنس افعال متصرفہ کی ہی اور لانا لفظ جملہ کا تنبیہ ہی اسبات پر کہ مقسم عام ہی **تمہید** چونکہ مصنف رحمۃ اللہ نی تقسیم فعل کی باعتبار زمانیکی کی اسواسطی کہ تصریح کردی ساتہ قول اپنی کی کہا ماضی و مستقبل و حال یعنی جنس فعل کی باعتبار زمانیکی تین طرح پر ہے ماضی ہی یا مستقبل یا حال **سوال** ماضی کو ذکر مین مقدم کیون کیا **جواب** اسواسطی کہ زمانہ ماضی مقدم ہی اور زمانون پر جیسا کہ ضَرَبَ کہ معنی اسکی مارا اوس ایکمرد نی زمانہ گذری ہوئے مین **سوال** یہ وجہ چاہتی ہی کہ حال مقدم ہو استقبال پر **جواب** پہلا چونکہ زمانہ حال متوسط ہی گذشتہ اور آیندہ مین اور سمجہنا متوسط کا بدون سمجہی ہوی طرفین کی دشوار ہی اسیواسطی ماضی اور مستقبل کو پہلی ذکر کیا **جواب** دوسرا چونکہ زمانہ حال کا موجود ہے فی الذہن ہے نہ فی الخارج اسواسطی کہ بدایت زمانہ ماضی کی نہایت ہی زمانہ استقبال کی اسیواسطی مستقبل کو بعد ماضی کی اور پہلی حال کی ذکر کیا **تمہید** چونکہ امر و نہی و اسم فاعل و اسم مفعول داخل نہی تقسیم مذکور مین اسواسطی کہا

وہرچہ جزین سہ چیز ست منفرع ست ہم ازین سہ

یعنی جو کہ سوای ماضی و مستقبل و حال کی ہی مثل امر و نہی وغیرہ کی وہ خارج نہین ہی ان تینون سی

مبنی کیا لفظ ہی **جواب** صیغہ اسم مفعول اصل اسکی مَبْنُوْیٌ تہی قاعدہ یا یاکہ واو و یا ایک کلمہ مین جمع
ہونی پہلا انکا ساکن واو کو یی کیا اور یی کو یی مین ادغام کیا اور قبل یا کی کسرہ دیا مبنی ہوا **سوال**
اصطلاح مین مبنی کسکو کہتی ہین **جواب** جان تو کہ کلمات عرب کی اوپر دو قسم کی ہین معرب مبنی
معرب وسکو کہتی ہین جسکا حکم اور اثر یہ ہی کہ مختلف ہو آخر اوسکا ساتہ اعراب بالحرکت کی یا اعراب
بالحروف بسبب اختلاف عوامل کی جو داخل ہوون اوس معرب پر عمل مین مثل جاءنی زیدٌ و ابوہُ و
رایتُ زیداً و اباہُ و مررتُ بزیدٍ و ابیہِ اور مبنی وہ لفظ ہی کہ آخر اوسکا بسبب دخول عوامل مختلفہ
کی عمل مین متغیر نہو مثل ضَرَبَ ماضی وَاِضْرِبْ امر پس مبنی اصل ماضی و امر و حرف ہی **سوال**
ماضی مبنی کسواسطی ہوا **جواب** پہلا بنا فعل مین اصل ہی حاجت استفسار کی نہین ہی جیسا کہ
لکہا رضی نی **جواب** دوسرا وہ معانی کہ موجب معرب ہونی کی ہین اسمین موجود نہین ہین سواسطی کہ موجب
اعراب کی فاعلیۃ و مفعولیۃ و اضافت ہی اور فعل ماضی نہ فاعل فعل کا ہوتا ہی نہ مفعول اور نہ مضاف
و مضاف الیہ ایسہی حکم دوسرون افعال و حروف کا جمیعاً **سوال** فعل مبنی ہی اور بنا مین
اصل سکون ہی اسواسطیکہ سکون عبارت ہی عدم حرکت سی اور بنا عبارت ہی عدم اعراب سے
اور مناسبت عدم کو ساتہ عدم کی ہوتی ہی پس ماضی مبنی بالحرکت کیون ہوا **جواب** بسبب
رعایت ماضی کی ساتہ اسم فاعل و اسم مفعول کی صفت واقع ہونی مین نکرہ کی مثل مَرَرْتُ بِرَجُلٍ
قَامَ کی جیسا کہ مررتُ برجلٍ قائمٍ ہی **سوال** مشابہت اسم کی کسواسطی فعل کو بنا سی خارج کرتی ہی
جواب ہرگاہ کہ اسم معرب اصل ہی گو کہ ماضی کو معرب نہین کرتا مگر اصل بنا کو ضعیف کرتا ہی پس
اصل بنا سی خارج ہوا **سوال** بنا مین اصل سکون کیون ہی **جواب** سواسطی کہ بنا ضد اعراب
کی ہی اور اعراب مین اصل حرکت ہی اور ضد حرکت کا سکون ہی پس سکون بنا مین اصل ٹہرا **سوال**
ماضی مبنی فتحہ پر کیون ہوا ضمہ کسرہ پر کیون نہوا **جواب** پہلا فتحہ اخف حرکات کا ہی اور فعل باعتبار
معنی کی اثقل ہی کہ دلالت کرتا ہی اوپر حدث و نسبت بفاعل و زمان کی پس ثقیل کو خفیف دیا تا اعتدال ہو
جواب دوسرا فتحہ جز الف کا ہی کہ دو فتحہ سی پیدا ہوتا ہی اور الف ہمیشہ ساکن ہی پس سکون اور فتحہ مین

دونون لب ملتی ہین اوسکو فتح کہتی ہین کہ وقت بولنی کے دہن کہلتا ہی اور کسرہ کو کسرہ بسبب منکسر ہونے لب زیرین کے وقت تلفظ کے ۱۲ منہ

تثنیہ وجمع وغیرہ کی نہین بلکہ صیغہ واحد مذکر غائب ماضی کا اعتبار ہی اسمین جسقدر زائد ہون
اوسیکا اعتبار ہی **سوال** قول مصنف کا مگر بعارض کہ مابعد مین آتا ہی متعلق مبنی علی الفتح ہی
اب سبب آنی جملہ فلث حروفہ الخ کی بعید ہوگیا اس صورت مین مصنف کو لازم تہا کہ اس قول کو
بعد قول انہی مگر بعارض کی نقل کرتا تو عبارت مربوط ہو جاتی **جواب پہلا** عارض مانع فتحہ کا
مثلاً واو فعلوا کا عارض اور صیغہ معروض ہی اور وجود معروض کا مقدم ہی وجود عارض سے اسواسطے
یہ جملہ بیان صیغ مین لایا **جواب دوسرا** اگر اس جملہ کو جملہ معترضہ سمجہی ہو تو ایسی جملہ کا اعتبار
نہین گویا درمیان مین مذکور نہین پس قول مگر بعارض کو ربط ہوگیا **سوال** جواب اول کے
تقریر پر کہ حرکت عارض و حال اور صیغہ معروض و محل ہی پس چاہی کہ یہ جملہ بعد قول انہی کے
کہ تعلق وار دہی ذکر کرتا **تمہید** شبہہ ہوتا تہا کہ آخر مبنی کا بالحرف ہو یا بالحرکت متغیر نہین ہوتا
کسیکے سبب سے پس فتحہ ماضی کا بہی متغیر نہوگا حالانکہ صیغہ جمع مذکر وجمع مونث غائبہ الخ مین تغیر ہوا ہی
اسواسطے دفع کیا ساتہ اس قول انہی کی مگر بعارض ای فتحہ متغیر نہین ہوتا ہی یہ کلام استثنا ہی مبنی
علی الفتح سی یعنی ہر وقت مین آخر ماضی کا مفتوح ہوتا ہی مگر وقت عارض ہونے کسی عارض کے
فتحہ باقی نرہیگا جیساکہ لاحق ہو واو جمع یا ضمیر فاعل کی متحرک مثل فعلوا وضربوا کی واو جمع کا
واحد مین لائی اسکی مناسبت سی لام کو ضمہ دیا اور مثل فعلن الخ کی لام کو ساکن کیا تا توالی اربع حرکات
کی لازم نہ آوی **ف** جاننا چاہیی صیغہ کی اوپر سی کوئی چیز آوی یا آخر مین ملحق ہووے تو دونون کو
عارض کہتی ہین جیساکہ آگی تعریف مضارع مین معلوم ہوگا انشاءاللہ تعالی مگر یہان عارض
کی معنی لحوق کی یعنی آخر مین ملنا اسواسطی کہ ماضی مین کوئی چیز متغیر کرنیوالی اوپر سے نہین آتی
ہی **تمہید** چونکہ فارغ ہوا مصنف تعریف ماضی اور حکم و تقسیم اوسکی سی طرف ثلاثی مجرد و رباعی
مجرد کی تو چاہا کہ بیان کرے اوزان دونون قسمونکی واسطی اظہار مضمون بالا کی کہا فَعَلَ
فَعِلَ فَعُلَ فَعْلَلَ ای کیا اوس ایکمرد نی زمانہ گذشتہ مین تین صیغہ پہلی ثلاثی مجرد کی اور صیغہ
چوتہا رباعی مجرد کا **سوال** اسواسطی مثال قلت کی تین اور مثال کثرت کی ایک آئی **جواب پہلا**

۱۳

ولام کی اصلی ہین ویا زائد ہی **سوال** فی وعین ولام کو کسواسطی خاص کیا **جواب** اسواسطی کہ مخارج تین ہین شفت وحلق ووسط اور کوئی اسم و فعل خالی ایک ایک حرف مخرج حروف سہ گانہ سی نہین ہی ایک ہوگا یا دو یا تینون اور فعل مین تو تینون موجود ہین فا شفتی عین حلقی ولام وسطی **سوال** حروف لفظ عمل کی بہی تین مخرج سی ہین اسواسطیکہ مخرج میم مابین دو لب کی ہی اور عین حلقی ولام وسطی پس فعل کو خاص کیون کیا **جواب** اس جہت سی کہ فعل شامل ہی جمیع افعال پر کہ اضرب وکرم اور سوا اسکی پر اطلاق فعل کا کرسکتی ہین نہ لفظ عمل کا کہ اطلاق اسکا نہین آیا ہی یعنی نہین کہا جاتا ہی کہ کرم عمل ہی بلکہ کہا جاتا ہے کہ کرم فعل ہی **سوال** ان حروف کو اس ترتیب سی کیون اختیار کیا دوسرے ترتیب کیون نہ اختیار کی مثل علف وغیرہ کی **جواب** پہلا جو مذکور ہو چکا جواب سوال لفظ عمل مین **جواب دوسرا** کوئی فعل خالی معنی کردن سے کہ ترجمہ جسکا اردو مین کرنا ہی نہین کہ یہ معنی فعل مین بخلاف ترتیب دوسری کی مثل علف کے کہ معنے اسکی خاص ہین اور باقی تراتیب مہمل ہین پس ہونا عموم معنے کا مرجح ہی تعین کرنا اس ترتیب کا **سوال** موزون بہ رباعی مین کسواسطی لام مکرر ہوا **جواب** اسواسطی کہ صیغہ ثلاثی پر ایک حرف بڑہانی سی رباعی ہوتا ہی اور زیادتی کا حق لام کلمہ ہی چونکہ آخر کلمہ لام ہی اسواسطی لام کو مکرر کیا **تمہید** چونکہ مصنف رح فارغ ہوا تعریف ماضی سی تو شروع کی تعریف مستقبل کی اور کہا اما مستقبل فعلی را گویند کہ بزمانہ آیندہ تعلق دارد یعنی مستقبل اوس فعل کو کہتی ہین جو دلالت کری اوپر حادث ہونے ایسی امر کی جسکی ساتہ زمانہ آیندہ کو علاقہ ہو یعنی سمجہا جاے اوس لفظ سی پایا جانا اوس امر کا زمانہ آیندہ مین مثل یضرب کی مار یگا وہ ایک مرد زمانہ آیندہ مین **سوال** ایسی فعل کو مستقبل کسواسطی کہتی ہین **جواب** اسواسطی کہ فعل مستقبل بالکسر اسم فاعل ہے استقبال سی بمعنی پیش آنا اور اس فعل مین زمانہ اینده ماخوذ ہی پس مناسبت متحقق ہوئی **سوال** تعریف مستقبل کے امر پر صادق آتی ہی پس یہ تعریف مانع نہوے **جواب** یہان مراد حدث سی اخبار حدث ہی نہ انشای حدث اور امر مین انشای حدث ہی

بیان کیا چون یَضرِبُ یَفعِلُ مکسور العین کی وزن پر مار یگا وہ ایک مرد زمانہ آیندہ مین یَسمَعُ
مفتوح العین کی وزن پر سنیگا وہ ایک مرد زمانہ آیندہ مین یَکرُمُ مضموم العین کے وزن پر
بزرگ ہوگا وہ ایک مرد زمانہ آیندہ مین یُعجِبُ یُفعِلُ کے وزن پر اوٹھائیگا وہ ایک مرد زمانہ
آیندہ مین تمہید چونکہ فارغ ہوا مصنف رح تعریف مستقبل سی شروع کی تعریف حال کی پس
کما اما حال فعلی را گویند کہ بزمانہ موجود تعلق دارد ای حال اوس فعل کو کہتی ہین جو دلالت
کری اوپر حادث ہونی ایسی امر کی جسکی ساتہ زمانہ موجود کو علاقہ ہو یعنی سمجھا جاے اوس لفظ سے
پایا جانا اوس امر کا زمانہ موجود مین مثل یَفتَحُ کی کہولتا ہی وہ ایک مرد زمانہ موجود مین اور آخر
اسکا بہی مرفوع ہوتا ہی مگر کسی عارضہ کی سبب سے رفع متبدل ہو جاتا ہی جسطرح صیغہ استقبال
مین تمہید چونکہ صیغہ حال و استقبال کی ایک صورت پر ہین اور اوزان اوسکے جدا گانہ
نہین پائی گئی اسیواسطی امثلہ مثل ماضی و مستقبل کے بیان نکیئی کہ تحصیل حاصل کے ہی لہذا
اشارہ کیا ساتہ قول اپنی کی کہ صیغہ حال ہمچو صیغہ استقبال است ای صیغہ حال کا مانند
صیغہ استقبال کے ہی **سوال** لفظ صیغہ کی اصل معنی کیا ہین اور کسکو کہتی ہین **جواب**
اصل صیغہ کی صِوغۃ تہی واو ساکن ماقبل اوسکی مکسور ا وی ہوا اور معنی لغوی زر در بوتہ انداختن
کی ہین اور زرگری کردن کی معنی بہی آئی ہین یعنی آراستہ کرنا کسی چیز کا سونے روپے
سی **سوال** درمیان زرگری و صیغہ کی کہ مراد الفاظ مختلفہ سی ہی مناسبت کیا ہے
جواب مناسبت دونون مین پیدا ہونا کسی چیز کا جیسا کہ بسبب زرگری زر کی اشکال
مختلفہ زیور کی حاصل ہوتی ہین ویسی ہی اختلاف صیغہ کی بسبب حرکات و سکنات کے
معانی مختلفہ پیدا ہوتی ہین اور صیغہ کی معنی اصل کی بہی آئی ہین بولا جاتا ہی ہذا من صیغۃ
کریمۃ یعنی یہ اصل بزرگ سی ہی ایسی منتہی الارب مین لکہا ہی **سوال** صیغہ اصطلاح مین
کیا چیز ہی **جواب** اتفاق کرنا قوم کا اوپر وضع کرنی ایک شی کی بمقابلہ شی دوسری کے
سوال تعریف صیغہ کی کیا ہی **جواب** صیغہ اصطلاح صرف مین عبارت ہی ایک ہیئت سے

ساقط ہی تابع مستقبل کی کیا گیا **سوال** زمانہ حال قبل وجود اپنی کی مستقبل تہا بعد گذرنے کے ماضی ہوا پس نسبت دونون جانب کی ساتہ برابر ہی کسواسطے اوسکو تابع مستقبل کے کیا **جواب** زمانہ حال کو قبل وجود اسکی کی صفت استقبال کی حاصل ہی اور صفت ماضی کی اسکو اسوقت حاصل نہین بلکہ بعد گذرنیکی حاصل ہوگی اسواسطی تابع مستقبل کے کیا **تمہید** ہرگاہ کہ فارغ ہوا مصنف تعریفات ماضی ومستقبل وحال اور احکام انکی سی چاہا کہ بیان کرون مصداق انکی یعنی تعداد صنیع باختلاف

صور کہ وضع کیئی ہین اہل صرف نے پس کہا وہر یک ازین ماضی ومضارع چہاردہ کلمہ بیرون می آیند ای ہر یک ماضی ومضارع سی چودہ صیغ باہر آتی ہین یعنی ہر ایک کے واسطے بوضع واضع چودہ کلمہ مقرر ہوی **سوال** مضارع کسکو کہتی ہین **جواب** مضارع اوس فعل کو کہتی ہین جو دلالت کری اوپر حدث کی ساتہ اقتران زمانہ حال واٰیندہ کی مثل یضرب وہ کی مارتاہی یا ماریگا وہ ایک مرد زمانہ حال واستقبال مین پس صیغہ مضارع مشترک ہی میان حال واستقبال کی چنانچہ علامہ تفتازانی نی بہی اختیار کیا اور نزدیک بعض کی حقیقۃً حال کی واسطی اور مجازاً استقبال کے واسطے اور نزدیک بعض کے برعکس **سوال** بتقدیر اشتراک تعریف فعل کی اوسپر صادق نہین آتی ہی اسواسطے کہ فعل مین اقتران ایک زمانہ کا زمانہ تین سی معتبر ہی اور مضارع مین دو زمانہ ہی **جواب پہلا** مراد یہان مانعۃ الخلو ہی نہ مانعۃ الجمع پس ایک زمانہ بہی پایا جاتا ہی **جواب دوسرا** اشتراک اسکا بحسب وضع نہین ہی بلکہ بحسب استعمال ہی اسواسطی اتفاق کیا ہی اکثر صرفیون نی کہ مضارع موضوع ہی واسطی حال کی حقیقۃً اور مجازاً استقبال مین اور بعض کی نزدیک برعکس پس دفع ہوگیا اعتراض **سوال** اس فعل کا مضارع کیون نام رکہا **جواب پہلا** مضارع بالکسر بمعنی مشابہت کی مشتق مضارعۃ سی بمعنی مانند ہونی کی ہین اور فعل مضارع بہی مشابہ ہی اسم فاعل کے ساتہ جیسا کہ گذرا **جواب دوسرا** مضارع کی معنی شریک ہونیوالا اور یہ فعل مشترک ہی دو معنی کو **سوال** مصنف نی چہاردہ کلمہ کہا اور چہاردہ صیغہ نکہا **جواب** تاکہ دلالت بمنزلہ صراحت کی اوپر وضع کی ہو اسواسطیکہ قید وضع

نا تحق جواب تیسرا مصنف کی طرف سی کہ صیغ ماضی کی مستعمل عرب مین انہین اوزان پر بالی
اسلیکہ مشترک صورۃ اور بارہ باشکال مختلف چونکہ متکلم اول نی کہ وہی واضع تہا تقسیم صیغ
کی اسطرح کے پر کہ پہلی ایک ایک صیغہ بمقابلہ ہر فاعل کی غائب سی وضع کئی کہ غائب مقدم تہا
بحسب الزمان اس جہت سی کہ غائب مقدم اور حاضر موجود ہی اور معدوم مقدم ہی موجود پر
اسیطرح چہ صیغہ حاضر کیواسطی وضع کیئی لاکن ایک مشترک صورتمین تثنیہ مذکر و مونث
کیواسطی وضع کیا بجہت قلت التباس کی اسکا ذکر آگی آئیگا یہ سب بارہ ہوی باقی رہے
دو صیغہ یہ اپنی واسطے قرار دیئی بقول القاسم محروم جواب چوتہا واضع کی طرف سے
اگرچہ بحسب عدد فاعل کی اٹہارہ چاہیی چونکہ متکلم بیشتر روبرو مخاطب کے رہتا ہی رفع التباس
کا ویکہنی ہی حاصل ہی اور اگر متکلم پس پردہ بہی ہو اکثر امتیاز آواز سے ہو جاتی ہی
کہ زن و مرد ایک دو چار کی آواز مین فرق ہی اسواسطی اختصار دو صیغہ پر کیا ایسی ہی
مخاطب بیشتر روبرو متکلم کے رہتا ہے لاکن کبہی پس پردہ مین امتیاز نہین ہوتے
اسواسطی اسمین ایک ہی صیغہ مشترک رکہا اور باقی سی ایک ایک ہر فاعل کے واسطے
وضع کیا بجہت عدم امتیاز سوال اس تقدیر پر واسطی متکلم کی دو صیغہ قرار دینی کی
حاجت نہین بلکہ ایک صیغہ کافی ہی اور شاہدہ وغیرہ سی التباس نہوگا جواب
واحد مخالف تثنیہ وجمع کی ہی اور تثنیہ جمع مین ایک مناسبت لازم ہی وراصل مخالف
صیغ کا ہی جہان تک ممکن ہو اسواسطی واحد کی لیے صیغہ علیحدہ قرار دیا گیا اور تثنیہ کیواسطی
علیحدہ سوال مذکر بہی مخالف ہی مونث کی اور اصل مخالفت صیغ کا ہی جہانتک
ممکن ہو پس واسطی ہر ایک کے صیغہ علیحدہ کسواسطے مقرر نکیا جواب بسبب اختصار
و عدم زیادتی التباس کے صیغہ متحد واسطے ان دونون کی لایا سوال بہر کیف اصل
تیرہ صیغہ ٹہہرتے ہین پس مصنف نی کسواسطے تیرہ کو قرار دیا ایسی ہی اکثر نی اختیار
کیا جواب واسطی تسہیل فہم مبتدی کی مکرر ذکر کیا سوال کسواسطی مضارع مین

ماضی معروف بحث اثبات فعل

فعل منسوب ہوا اور معنی اصلی فعل کی معنی وصفی ہین یعنی معنی مصدر کے دال حال مدلول اور محل اپنی کا
ہوتا ہی مثل ضرب زید کی پس ضرب فعل اور اصل اوسکی ضرب بسکون را ہی اور معنی اسکی زدن یعنی مارنا
معنی وصفی اور مدلول اسکا زید ہی بخلاف ضُرِبَ عَمرٌو کی اگرچہ معنی ضرب کے یعنی مار گیا تعلق ساتہ عمرو کی
رکہتا ہی لکن معنی اصل فعل کے کہ زدن یعنی مارنا متعلق اوسکا ہی جسکا عمر مضروف ہی پس مجہول مین نسبت فعل
کی طرف مفعول کے پائی گئی پس قسم مجہول کا ثابت ہوا داخل معروف مین ہی **جواب** مصدر کی معنی کبھی
مفعول کی بہی لیے جاتی ہین اگرچہ وہ اصلی نہین ہین بلکہ عارضی ہین بسبب منسوب ہونے اسکی کی طرف
مفعول کی مگر اسوقت مین بہی معنی معتبر ہین اور کہا جاتا ہی کہ نسبت فعل کی طرف مفعول کے
بہی مجازا ہی پس اسوقت مین تعریف مجہول کی درست ہوگئی اور قسم جداگانہ ہوا **سوال** مجہول
کی وضع سی کیا غرض ہی **جواب** غرض وضع سی نہ ذکر کرنا فاعل کا خواہ واسطے خساست وحقارت
فاعل کی یعنی فاعل حقیر وخسیس وادنی ہی یا واسطی عظمت فاعل کی یا واسطی شہرت فاعل کے
یا فاعل معلوم نہین مثل شُتِمَ الامیر یعنی گالی دیا گیا امیر پس اوس شاتم کا ذکر نہین سبب حقارت
کی مثل قُتِلَ الزانی یعنی قتل کیا گیا زانی و نام قاتل کا ذکر نہین کیا بجہت عظمت کے پس اسپر قیاس
کیجاوین اور مثالین **سوال** معروف کو مجہول پر کیون مقدم کیا **جواب** معروف اصل ہے
اور منسوب ہی طرف عمدہ کی یعنی طرف فاعل کی پس مقدم ہوا اور مجہول کے کہ فرع ہی
اور منسوب ہی طرف فضلہ کی اعنی مفعول کے **تمہید** چونکہ فارغ ہوا مصنف رح قسمت فعل سی طرف
معروف ومجہول کی تو شروع کی تقسیم ان دونون کی باعتبار وصف کی پس کہا وہر یک ازین ہر
دو گونہ است اثبات ونفی ای اور ایک معروف ومجہول بہی دو طرح پر ہی اثبات ونفی **سوال**
اثبات مصدر بہی معنی ثابت کرنا اور نفی بہی مصدر بمعنی دور کرنا پس فعل پر کیون یہ معنی صادق آئینگی
کہ ملقب باثبات ونفی کر سکے ہو **جواب** مصدر بمعنی مجہول ای اثبات بمعنی مثبت اور نفی بمعنی منفی
کی پس حل صحیح ہوا اور فعل اصطلاحی مثبت وہ فعل ہی کہ معنی مصدر کے اوسکی منسوب الیہ کی مقارن و
ثابت ہو جیسا کہ ضَرَبَ زیدٌ کہ مارا زید نی پس مارنا مقارن ہی زید کی اور ثابت ہی زید مین اور منفی

مذکر کامل ہی باعتبار عقل و دین کی مونث سی اور کامل مقدم ہی ناقص پر **سوال** فعلا فعلوا مین واو کسواسطی زیادہ کیا **جواب** پہلا واسطی فرق میان واحد و تثنیہ و جمع کی چونکہ الف خفیف تہا اور تثنیہ ثقیل ہی از روی استعمال کی الف تثنیہ کو دیا اور واو ثقیل جمع کو دیا کہ جمع خفیف ہی تا کہ خفیف بثقیل و ثقیل بخفیف ہو جاے **جواب** دوسرا الف اختصار ہما کا کہ ضمیر مرفوع منفصل تثنیہ مذکر غائب کی ہی ایسی ہی واو اختصار ہمو کا کہ ضمیر فاعل مرفوع منفصل جمع مذکر غائب کی ہی **سوال** ہمو کونسا لفظ ہی **جواب** موافق قیاس کی ہو وہی اسواسطی کہ مفرد اسکا ہو ہی ہمو اصل مین بسبب ہو و تہا بسبب اجتماع دو واو کی بنظر اتحاد مخرج واو و میم کی کہ دونون شفتی ہین واو اول کو میم سی بدل کیا **سوال** ہوا بالالف ضمیر تثنیہ کی ہی ہما کسواسطی ہوا **جواب** بجہت مناسبت جمع کی **سوال** ہُم کون لفظ ہی **جواب** مخفف ہمو کا ہی بعد دور کرنے واو کی ہم ہا **سوال** ہی و میم بہی دلالت کرتا ہی ہما ہمو پر پس کسواسطے الف تثنیہ مین اور واو جمع مین واسطے دلالت کی زیادہ کیا **جواب** اسواسطے کہ زیادت مین اصل حروف علت ہین **سوال** لام فعلوا کو ضمہ کسواسطی دیا **جواب** بجہت مناسبت واو کی **سوال** رموا مین کسواسطی میم کو ضمہ نہین دیا **جواب** اسجگہہ حرف میم ماقبل واو کی نہین ہی اصل اسکی رمیوا ہے یی کو بسبب فتحہ ماقبل کے الف کی ساتہ بدلا کیا اور الف اجتماع ساکنین سی حذف ہوا پس ماقبل واو کی یی ہی اور وہ مضموم ہی بعد اعلال کی مقدر ہا پس یہ ضمہ تقدیری کافی ہی **سوال** رمیا مین باوجودیکہ قاعدہ پایا جاتا ہی یا الف کیون نہوئی **جواب** اگر الف کی ساتہ بدلا کرتی مشابہ واحد کی ساتہ ہوتا **سوال** رضوا مین ضاد ماقبل واو کی نہین اسواسطیکہ اصل اسکے رضیوا ہی کسواسطے ضاد کو بجہت مناسبت واو کے ضمہ دیا **جواب** ضمہ بمناسبت واو سی نہین بلکہ یی کا ہی بجہت لزوم خروج کسرہ کی طرف ضمہ کی ضمہ یی کا نقل کرکے ضاد کو دیا بعد دور کرنی حرکت ماقبل کی اور یی کو بجہت اجتماع ساکنین کے حذف کیا **سوال** فعلوا مین اور مثل اسکی بعد واو ضمیر کے الف کسواسطی لکہتی ہین **جواب** واسطے فرق میان واو جمع و واو عطف کے

جائز نہین عطف اوپر ضمیر فاعل کی بدون تاکید کی پس نہین کہا جاتا ہی ضربت وزید بلکہ کہا جاتا ہے
ضربت انت وزید سوال ضربک مین چار حرکت پی درپی جمع ہوئین جواب کاف ضمیر
مفعول کا ہی اتصال اسکا قوت نہین رکہتا پس یہ لفظ بمنزلہ کلمہ واحد کے نہوا سوال
ہدہد مین چار حرکت جمع ہوئین جواب اصل اسکی ہداہد تہی واسطی قصر کی الف کو دور کیا سوال
فعلن مین کس واسطی تے کو کہ علامت تانیث کی ہی حذف کیا فعلتن کیون نکہا جواب پہلا
تا اجتماع دو علامت تانیث کا کہ تے و نون ہی لازم نہ آوی کہ یہ ثقیل ہی جواب دوسرا تی علامت
تانیث واحد کی اور نون علامت جمع مونث کا ہی اگر جمع ہون تو لازم آتا ہی اجتماع متضادہ
کا کلمہ واحدہ مین سوال حبلیات جمع حبلی مین دو علامت تانیث کی جمع ہوئین جواب
حبلیات جمع حبلی کی ساتہ الف مقصورہ بمعنی زن حاملہ کی جب چاہا کہ جمع بناوین الف
تانیث حبلی کا ساتہ یی کی بدلا گیا اور بعد اسکی الف و تا زیادہ کیا حبلیات ہوا پس علامت
تانیث کی باقی نرہی سوال الف حبلی کا کس واسطی ساتہ یی کی بدلا ہوا جواب اگر بدل
نکرتی الف حالت جمع مین بسبب اجتماع ساکنین سبب لانی الف و تا ہی علامت جمع کی گر پڑتا
اور حذف اس الف لازم کا جائز نہین پس ضرور ہوا بدل کرنا چونکہ یا اخف ہی واو سی اسواسطی
یا کی ساتہ بدل ہوا جواب تیسرا فعلن تا کہ فعل ثقیل ہی اسم سی بسبب دلالت کرنی حدث پر اور نسبت
طرف فاعل و زمان کی بخلاف اسم کی اسواسطی اجتماع دو علامت کا مطلقاً فعل مین ممنوع ہوا سوال
نون فعلن کو مشدد کیون نکیا جواب فعلن اصل مین فعلتن تہا پس ارادہ کیا کہ ما قبل نون کے
ساکن ہو تا کہ حکم نونات کا مختلف ہوا اسواسطیکہ حکم نونات کا الف کی ساتہ یہ ہی کہ ما قبل مین ساکن
ہوتا ہی اسیواسطی تا کو حذف کیا فعلن ہا سوال فعلت مین تا کس واسطی زیادہ کی جواب ضمیر واحد
مذکر حاضر و فاعل فعل کی ہی سوال اس تا کو حرکت کیون ہی جواب تاکہ مشابہت واحد
مونث غائب کی ساتہ نہو سوال فتحہ کیون دیا جواب پہلا اسواسطی کہ تا انت کہ ضمیر مرفوع منفصل
واحد مذکر حاضر کی ہی مفتوح ہی جواب دوسرا فتحہ مناسبت ان کرکی ہی کہ خاص فعل ہی مونث سے

ادسط ہی اسو اسطی مناسب ہوا واسطی مخاطب کرکی کہ درجہ رجال کا اشرف ہی درجہ نساسی جیسا گذرا اور کسرہ کہ حرکت سفلی ہی مناسب مخاطب مؤنث کی ہوا نہ واسطی غائبہ کی اسو اسطیکہ حاضر غائب سے اشرف و ممتاز ہی پیس جزم واسطی مونث غائبہ کی خاص کیا سوال فَعَلْتُنَّ کہ صیغہ جمع مؤنث حاضر کا ہی نون ضمیر مشدد لایا گیا بخلاف فَعَلْنَ جمع مونث غائب کے باعث تفرقہ کا کیا ہی جواب تا زیادتی حذف کے اور ابک دوسرے انکی لازم نہ آدی اسو اسطی کہ ضمیر جمع غائب کے اُن ہی دو حرف در ہو اسیکے مطابق اَنْتُنَّ سی بہی کہ ضمیر مونث حاضرہ کی ہی دو حرف اول کی دو رہو دے سوال فَعَلْتُ متکلم وحدان مین تا کو کہ علامت فاعل کی ہی زیادہ کیا اور انا کو کہ ضمیر اوسکی ہی مستتر کیا جواب اسو اسطیکہ ممکن نہ تہی زیادتی حروف اناسی اسو اسطیکہ الف سی التباس تثنیہ مذکر غائب کے ساتہ اور نون سی جمع مونث غائب کے ساتہ اور پوری ضمیر یعنی اناسی صیغہ متکلم مع الغیر کی ساتہ کہ فَعَلْنَا ہی اسو اسطی تا کو لائی کہ اور اخواب اسکے مین آئی پہر واسطی فرق کی ضمہ دیا گیا اور اسو اسطے ضمہ دیا تا کہ ضمیر فاعل کی ہی اور فاعل مرفوع ہوتا ہے سوال فعلنا مین نون کہان سی آیا جواب یہ نون نا خود ہی نَحْنُ سی کہ ضمیر فاعل متکلم مع الغیر کی ہی سوال الف کسو اسطے زیادہ کیا جواب پہلا تا کہ مشابہت نہو ساتہ فَعَلْنَ کے جواب دوسرا اشارہ ہی اسبا تکی طرف کہ یہ صیغہ مشترک ہی میان تثنیہ وجمع کے اسو اسطیکہ نون علامت ہوا کرتا ہی واسطی جمع کے اور الف علامت تثنیہ کا ہی جواب تیسرا تا کہ کثرت لفظ دلالت کری کثرت معنی پر اسو اسطیکہ فَعَلْنَا کثرت رکہتا ہی معنی فَعَلْنَ سی کہ اطلاق فعلن کا تثنیہ پر نہین ہوتا ہی بخلاف فَعَلْنَا کی کہ اطلاق اسکا تثنیہ پر بہی ہوتا ہی تمہید چونکہ فارغ ہوا مصنف بحث معروف مثبت سے تو چاہا کہ بیان کرون امثلہ وطریقہ ساخت مجہول مثبت کا ساتہ فصل جداگانہ کی پس کہا **فصل** لغت مین معنی جدا کرنیکی ہین اور اصطلاح مین پارہ مسائل کہ مغائر ہون احکام اوسکی نسبت ماقبل کے پس لانا اس لفظ کا تنبیہ ہی اس بات پر کہ بحث سابق سی جدا ہی این ہمہ کہ گفتہ شد بحث اثبات فعل

ماضی معروف بود چون خواہی کہ مجہول بنا کنی فای فعل را ضم کن عین فعل را کسرہ دہ وردو حال ای یہ سب کہ کہا گیا بحث اثبات فعل ماضی معروف کا تہا جو چاہی تو کہ فعل ماضی مجہول بناوی تو فای فعل کو

اس فقیر کے خیال مین بتوفیق اللہ القدیر یون آتا ہی کہ رفع کی معنی صراح مین برداشتن و ہو خلاف الوضع
کی ہین یعنی اوٹہانا ایک چیز کا اوسکی جگہ سی اور یہ ضد ہی وضع کی اور معنی وضع کی رکہنا کسی چیز کا اوسکی
محل مین پس اصل نسبت فعل کیطرف فاعل کے موضوع ہی اس مجہول نے اوس نسبت کو اوٹہا کر خلاف
وضع مفعول کیطرف کی دوسرے معنی رفع کی گردانیدن کسی را بکسی کی بہی آتی ہین یعنی نزدیک کرنا کسی
چیز کو کسیکے ساتہ اور اس فعل مجہول نی بہی نزدیک کر دیا اثر فعل کو طرف مفعول کی اور نسبت فعل کو طرف
مفعول کی ہوا اور اسی پر قیاس کر رفع بمعنی ضم کو اور کشف اللغات الا لکہتا ہی کہ رفع کی معنی کم عقل
کی بہی آئی ہین پس کم عقل ادون بالرتبہ و غیر معقول صاحب عقل سی کہ عمدہ و اعلی و معقول ہی چونکہ اصل
نسبت فعل معروف کی طرف فاعل کے کہ وہ عمدہ ہی اور بوزن اسکی معقول ہی اور فعل مجہول منسوب
ہی طرف ادون کی ای فضلہ اعنی غیر معقول اور اوزان اسکی غیر معقول ہین پس رفع اور مجہول مین
مناسبت تامہ ہی دلالت کرتا ہی جمیع اوصاف مجہول پر اسیواسطی لایا گیا اول کلام مین تاکہ مخاطب
قبل سننی اور دیکہنی تصویر صیغہ مجہول کی اوصاف مجہول پر آگاہ ہو جاوے دوسری وجہ یہ ہی کہ رفع کی
معنی بلندی کی بہی آئی ہین پس رفع چاہتا ہی صدارت کو اسیواسطی حرف اول کو دیا **سوال** کسرہ عین کو
کیون مقرر کیا **جواب** پہلا اگر ضمہ دین تو کلمہ بہت ثقیل بلکہ اثقل ہو جائیگا **جواب** دوسرا اگر
فتحہ دیا جاے تو حالت وقف مین ملتبس ہوتا ہی ساتہ ہُدیٰ مصدر کے اور بروزن فُعَل کی اور اگر ساکن کرین
تو ملتبس ہوتا ہی شُغْل مصدر کے ساتہ اور بروزن فُعْل کے پس ضرورت ہوئی طرف کسرہ کے **جواب**
تیسرا یہ بہی وجہ خیال مین آتی ہی کہ کسرہ کے معنے شکستن کی آئی ہین یعنی توڑنا ای شی واحد کے
جز جز کرنا ہر چیز کو جدا کرنا دوسری چیز سے اس مجہول نی بہی نسبت فعل کے کہ اصل ہے طرف فاعل کے
توڑ کر طرف مفعول کی دی اور یہ بہی وجہ ہے کہ استعمال کلام عرب مین اطلاق خفض کا اوپر جر کی بہی آیا ہی اب
خفض کے معنی لغت مین آواز پست کرنا اور مجہول پست ہی معروف سی بالرتبہ و بنسبۃ الفعل اور جر
کرنا بمعنے زیر کرنی کی معنی بہی آئے ہین یہی معنی ظاہر ہی کہ رتبہ مفعول کا بہ نسبت فاعل کے زیر ہی اور
نرم چلنی کی معنی بہی آئی ہین یعنی ضعیف پس مجہول ضعیف ہی معروف سے بالرتبہ و بالاوزان اور پست ہونا

وہ ہی کہ فاعل پر تمام ہو بلکہ محتاج طرف مفعول کی بھی ہو یعنی اثر فاعل کا طرف مفعول کے پونہچا دے جیسا
کہ ضُرِبَ زَیْدٌ عَمْرٌو **ف** بعض نے قاعدہ مختصر مجہول کا یون بیان کیا ماضی اگر زائد تین حرف سے ہو اور اول اوسکا
تا زائد ہو اس تا اور مابعد اسکے کو ضمہ دے اور ماقبل آخر کو کسرہ دے مثل تُعُہِّدَ و تُدُحْرِجَ کے اگر ہمزہ وصل کا ہو
پس ضمہ دے ہمزہ کو اور حرف ثالث کو مثل اُشْتُعِلَ و اُسْتُفْعِلَ کے اور اگر ان دونون سے کوئی نہو پس اول حرف
صیغہ کو ضمہ دے اور ماقبل آخر کو کسرہ دے مثل اُکْرِمَ و دُحْرِجَ کے **تمہید** اب مصنف رحمہ حسب ضابطہ مجہول
مذکور بالا کے اوزان سے آگاہ کرتا ہے **بحث اثبات فعل ماضی مجہول فُعِلَ**
کیا گیا وہ ایک مرد زمانہ گذشتہ مین صیغہ واحد مذکر غائب بحث اثبات فعل ماضی مجہول **فُعِلَا**
کیے گیے وہ دو مرد الخ **فُعِلُوْا** کیے گیے وہ سب مرد الخ **فُعِلَتْ** کی گیی وہ ایک عورت الخ **فُعِلَتَا**
کی گئین وہ دو عورتین الخ **فُعِلْنَ** کی گئین وہ سب عورتین الخ **فُعِلْتَ** کیا گیا تو ایک مرد الخ
فُعِلْتُمَا کیے گیے تم دو مرد الخ **فُعِلْتُمْ** کیے گئے تم سب مرد الخ **فُعِلْتِ** کی گیی تو ایک عورت الخ
فُعِلْتُمَا کی گئین تم دو عورتین الخ **فُعِلْتُنَّ** کی گئین تم سب عورتین الخ **فُعِلْتُ** کیا گیا مین
ایک مرد یا ایک عورت الخ **فُعِلْنَا** کیے گئے ہم دو مرد یا دو عورتین یا سب مرد یا سب عورتین الخ پر
ان صیغ کے معانی مین بلحاظ زمانہ و صیغہ و بحث کا نگاہ رکھنا چاہیے واسطے تخفیف کے یہان چھوڑ دیا گیا
تحریر مین نہین آیا **تمہید** چونکہ فارغ ہوا مصنف رحمہ بیان معروف و مجہول مثبت سے تو چاہا کہ بیان
کرون دوسری قسم اوسکا یعنی معروف منفی و مجہول منفی کا فصل جداگانہ مین پس **فصل**

اینہمہ کہ گفتہ شد بحث اثبات فعل ماضی مجہول بود چون خواہی کہ نفی بنا کنے
مای نفی در اول او در آرای جو کچھ کہ کہا گیا بحث مثبت فعل ماضی مجہول کا تھا جو چاہے
تو کہ فعل ماضی منفی بنا وے تو مای حرف نفی کا اول فعل ماضی کے زیادہ کر جان تو کہ اسجگہ مین نفی سے
معنی منفی کے ہین اسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے **سوال** کلام مصنف رحمہ مین نفی کے معنی منفی کے کس واسطے
لیے گئے **جواب** کلام فعل ماضی مین ہے اسی جہت سے قبل لفظ نفی کے موصوف اسکا محذوف کیا گیا
اور حمل نفی کا کہ مصدر ہے فعل پر نہین ہو سکتا ہے اسی واسطے مفعول کے معنی مین لیا گیا تا کہ حمل صحیح ہو **سوال**

بحث نفی فعل ماضی ... **مَا فُعِلَ** ... **مَا فُعِلَا** ... **مَا فُعِلُوْا** ... **مَا فُعِلَتْ** ... **مَا فُعِلَتَا** ... **مَا فُعِلْنَ** ... **مَا فُعِلْتَ** ... **مَا فُعِلْتُمَا** ... **مَا فُعِلْتُمْ** ... **مَا فُعِلْتِ** ... **مَا فُعِلْتُمَا** ... **مَا فُعِلْتُنَّ** ... **مَا فُعِلْتُ** ... **مَا فُعِلْنَا**

اگر ماضی مین یہ حروف زیادہ ہوتی اور مضارع مین کم کرتی کچھ قباحت نتھی **جواب** الیتہ زیادتی کی مضارع ہی اس واسطیکہ مزید علیہ منقوص بعد اصل کی ہوتا ہی اور مضارع بعد ماضی کی ہی بحسب اوقات و زمانہ کی **سوال** حروف مضارع کو کسواسطے اول مین لاتی ہین آخر مین کیون نہین لاتے **جواب** پہلا تاکہ اول کلام ہی سامع کو معلوم ہو کہ یہ مضارع ہے بخلاف ترکیب دوسری کہ سامع کو اشتباہ ہوگا کہ ماضی ہی یا مضارع **جواب** دوسرا اگر یا کو آخر مین زیادہ کرتے تو اشتباہ ہوگا اوس ضمیر کے ساتھہ جو مضاف ہو طرف یای متکلم کی اور اگر الف و نون و تا کو یا کر تے تو مشابہ ہوگا ساتہ بعض صیغ ماضی کی **سوال** اول مضارع مین یہ حروف کسواسطے زیادہ کرتے ہین **جواب** چونکہ درمیان ماضی و مضارع کے اختلاف ہی چاہا کہ لفظ مین بھی مخالفت ہو **سوال** حروف مضارع کو کون حرکت ہوتی ہی **جواب** سب ابواب ثلاثی مجرد و مزید مین مفتوح ہی مگر چار باب مین مضموم ہوتا ہی یعنی باب افعال و تفعیل و مفاعلۃ و فعللۃ مثل اکرم یُکرم و صَرَّفَ یُصَرِّفُ بالتشدید و قَاتَلَ یُقَاتِلُ و بَعثَرَ یُبعثِرُ ایسی ہی لکھا ہی صاحب صرف وغیرہ نی ورنہ تحقیق یون ہی اگر ماضی چہار حرفی ہی خواہ ثلاثی مزید غیر ملحق رباعی ہو یا ملحق برباعی مجرد ہو یا رباعی ہو اور ہمزہ وصل اوسمین نہو اس صورت مین علامت مضارع مضموم ہوتی ہی وما قبل آخر مکسور مثل اکرم یکرم و صرف یصرف و قاتل یقاتل و جلبب یجلبب و قلنس یقلنس و جورب یجورب و سرول یسرول و فیعل یفیعل و شریف یشریف و قلسے یقلسے و بعثر یبعثر اور باقی مین مفتوح آتا ہی اور تفصیل اس مقام کی انشاءاللہ تعالی شرح منشعبہ مین بیان کرونگا اور نزدیک بعض کے ثلاثی مجرد مین مکسور بھی آتا ہی مثل اِعلم بکسر ہمزہ صیغہ واحد متکلم **سوال** ان چارون باب مذکورہ مین مضموم کیون ہی **جواب** چار حرفی فرع ثلاثی کی ہی کہ وجود اسکا بدون اوسکی متصور نہین ہی اور ضمہ بھی فرع فتحہ کا ہی پس فرع کو فرع دینا اولی ہی **سوال** ضمہ فرع فتحہ کا کیون کر ہی **جواب** پہلا اسکی وجہ بحث مجہول ماضی مین مذکور ہے **جواب** دوسرا اگر یکرم مین یا کو فتحہ دین التباس ہوتا ہی مضارع ثلاثی مجرد کی ساتھہ پس ضمہ

اگر ماضی مین یہ حروف زیادہ ہوتی اور مضارع مین کم کرتی کچھ حاجت نتھی **جواب** الایتی
زیادتی کی مضارع ہی اس واسطی کہ مزید علیہ منقوص بعد اصل کی ہوتا ہی اور مضارع بعد ماضی کی ہی
بحسب اوقات وزمانہ کی **سوال** حروف مضارع کو کسواسطے اول مین لاتی ہین آخر مین کیون نہین
لاتے **جواب** پہلا تا کہ اول کلام ہی سامع کو معلوم ہو کہ یہ مضارع ہے بخلاف ترکیب دوسرے کے
کہ سامع کو اشتباہ ہوگا کہ ماضی ہی یا مضارع **جواب** دوسرا اگر یا کو آخر مین زیادہ کرین تو اشتباہ
ہوگا اوس ضمیر کے ساتھہ جو مضاف ہو طرف یای متکلم کی اور اگر الف و نون و تا کو زیادہ کرین
تو مشابہ ہوگا ساتھ بعض صیغ ماضی کی **سوال** اول مضارع مین یہ حروف کسواسطے زیادہ کرتے
ہین **جواب** چونکہ درمیان ماضی و مضارع کے اختلاف ہی چاہا کہ لفظ مین بھی مخالفت ہو
سوال حروف مضارع کو کون حرکت ہوتی ہی **جواب** سب ابواب ثلاثی مجرد و مزید
مین مفتوح ہی مگر چار باب مین مضموم ہوتا ہی یعنی باب افعال و تفعیل و مفاعلة و فعللہ مثل
اَکرَمَ یُکرِمُ وَ صَرَّفَ یُصَرِّفُ بالتشدید و قَاتَلَ یُقَاتِلُ و بَعثَرَ یُبَعثِرُ ایسی ہی لکہا ہی صاحب مرح
وغیرہ نی ورنہ تحقیق یون ہی اگر ماضی چہار حرفی ہی خواہ ثلاثی مزید غیر ملحق برباعی ہو یا ملحق
برباعی مجرد ہو یا رباعی ہو اور ہمزہ وصل اوسمین نہو اس صورت مین علامت مضارع مضموم ہوتی ہی
و ما قبل آخر مکسور مثل اکرم یکرم و صرف یصرف و قاتل یقاتل و جلبب یجلبب و قلمس یقلمس و
جورب یجورب و سردل یسردل و شیعل یشیعل و شریف یشریف و قلسے یقلسے و بعثر یبعثر اور
باقی مین مفتوح آتا ہی اور تفصیل اس مقام کی انشاء اللہ تعالی شرح منشعبہ مین بیان کرونگا
اور نزدیک بعض کے ثلاثی مجرد مین مکسور بھی آتا ہی مثل اعلم بکسر ہمزہ صیغہ وحدان متکلم
سوال ان چارون باب مذکورہ مین مضموم کیون ہی **جواب** چار حرفی فرع ثلاثی کی ہی کہ وجود
اسکا بدون اوسکی متصور نہین ہی اور ضمہ بھی فرع فتحہ کا ہی پس فرع کو فرع دینا اولی ہی
سوال ضمہ فرع فتحہ کا کیون کر ہی **جواب** پہلا اسکی بعد بحث مجہول ماضی مین مذکور ہے
جواب دوسرا اگر یکرم مین یا کو فتحہ دین التباس ہوتا ہی مضارع ثلاثی مجرد کی ساتھہ پس ضمہ

الف و تا و یا و نون کہ مجموعہ وہی بہیئت ترکیبی اوسکی لفظ اتین ہوتا ہی سلول یہ چار حرف واسطے زیادتی کی

کیون خاص ہوے **جواب** اسواسطے کہ مستحق زیادتی کی حرف علت ہین آ او ویا و الف بسبب کثرت دورانکی کی

کلام عرب مین کہ کوئی کلمہ انسے خالی نہین یا بالاصالت پائی جاتی ہین یا بیرایہ حرکت مین آتی ہین کہ مجہ و اعراب

بالحروف مین یا تو خود موجود ہے اور الف بہی موجود ہے چونکہ ابتدا سکون کا محال تھا لہذا اوسکو حرکت دی اور

بہی ہمزہ و الف قریب المخرج مین واسطے ابتدا کی الف کو ہمزہ کی ساتھہ بدلا گیا تاکہ ابتدا سکون لازم نہ آوے

اور واو خود موجود نہین اسکے بدلی تا کو لائی **سوال** واو کس واسطے بدلا گیا **جواب** کہ لازم نہ آوی تناسخ

یعنی آواز کیتی کی وقت جمع ہونے تین واو کی ایک واو اصلی دوسرا واو علامت مضارع تیسرا واو عطف

چنانچہ اس ترکیب مین ہی یطلب زید درہما وود بکر ان اقضاہ عند الغد یعنی طلب کرتا ہی زید درہم

اور وعدہ کرتا ہی بکر کہ کل دونگا **سوال** واو کو تا کی ساتھ بدلا گیا دوسرے حرف کی ساتھ کیون نہ بدلا

گیا **جواب** پہلا بسبب ترجیح بلا مرجح کہ واو بدل ہوا ساتھ تا کی مثل اوتقد کے **جواب** دوسرا چونکہ واو واسطے

مخاطب کے معین ہوا اور لانا اسکا مستکرہ ہوا پس بدلا گیا ایسی حرف کی ساتھ کہ حروف ضمیر او مخاطب

مرفوع سی یعنی انت سی واسطے مناسبت کی پس اگر الف و یا نون کے ساتھ بدل کرتی اور مضارع

مخاطب مین لاتی تو مشابہ ہوتا دو نون صیغہ متکلم کی ساتھ اسواسطے تا کو اختیار کیا اور باقی جواب

آگی مذکور ہونگے **سوال** نون خارج ہی حروف علت سی اسکو کیون علامت مضارع سی شمار کیا **جواب**

بجہت مناسبت حرف مدولین کی لایا گیا کہ نون بہی مدہ ہے خیشوم مین اور حرف مدولین مدہ ہی

حلق مین یا یہ ہی کہ نون مشابہ ہی واو کی خیشوم مین **سوال** مجموعہ ان حروف کا لفظ اتین سے

کیون تعبیر کیا دوسرے کو کیون نہ مقرر کیا مثل انیت یا ناتی یا نایت کی **جواب** لفظ اتین مین ایک

لطافت حاصل ہی دوسرے مین وہ نہین ہے اسواسطے کہ اتین صیغہ جمع مونث غائب کا صفت حروف

کی ہی یعنی آمدند حروف اے آئی حروف اول مضارع مین بخلاف دوسرے مجموعہ کی کہ کوئی اونمین صفت

حروف کی واقع نہین ہو سکتی ہی **التمہید** بعد ذکر کرنے علامات مضارع کی چاہا مصنف رح نی بیان کرنا

تقسیم ان علامات کی جس جس صیغہ کیواسطے موضوع ہوئی ہیں کہا الف برای وحدان حکایت نفس

کا پس لانا کا ان دو نون صیغه پر باعتبار ذات کی ہے اور اعتبار ذات کا مونث غائبه مین ارجح ہی صفات سی
جواب دوسرا اسواسطیکه واحد و تثنیه غائبه ماضی مین تا ہی **سوال** واحد مونث ماضی مین تا ساکن
ہی یہان کیون نہوئی **جواب** تاکہ ابتدای سکون لازم نہ آوے **سوال** پس فتحہ کسلوسطے دیا ضمہ یا کسرہ دیا
جواب واسطے موافقت دو سرون حروف کی وہ مفتوح ہین **سوال** جمع مونث غائب مین تا کو کیون
نہ لائی **جواب** اول اسواسطیکه جمع مونث غائب ماضی مین تا نہین ہے پس رجوع طرف اصل کی ہے
جواب دوسرا ثقیل ہے اور جمع قلیل پس ثقیل بقلیل عطا کیا تاکہ رعایت وصف یعنی غیبوبت متروک
نہو پس اگر یا کو جمع مین بہی نہ لاتے تو کوئی نشانی ان صیغ کی غائب ہونی پر نہوتی **سوال**
نون کو واسطے متکلم مع الغیر کے کیون مقرر کیا **جواب** اول اسواسطے کہ نون متعین ہو چکا واسطے
متکلم کے ماضی مین کہ فعلنا ہی اس واسطے مضارع مین دیا **جواب** دوسرا واسطے مناسبت نون نحن کے
کہ ضمیر مرفوع متکلم مع الغیر کی ہے **سوال** زیادتی حرف علت کی اولی ہی **جواب** کوئی حرف حرف علت
سی باقی نرہا اور نون قریب حرف علت کی ہے اور وجہ اسکی گذر چکی **سوال** کسواسطے زیادہ کیا الف
تثنیہ مین مثل تَفعَلانِ کے اور واو جمع مذکر غائب حاضر مین مثل یَفعَلُونَ و تَفعَلُونَ کی **جواب**
واسطے موافقت تثنیہ و جمع اسم مذکر کی مثل مُسلِمَانِ و مُسلِمُونَ کے اسواسطیکه اسم مین الف و واو
علامت رفع کا ہی اور جمیع حرکات مین رفع عمدہ ہی کیونکہ دلالت کرتا ہی فاعلیت و ابتدائیت اسم پر اور
فاعل و مبتدا عمدہ ہے اسواسطیکه قیام فعل کا ساتہ فاعل کے ہے اور قیام خبر کا ساتہ مبتدا کی اور دال اوپر
عمدہ کی عمدہ ہی اور اولاد آدم علیہ السلام جمیع مخلوقات سے عمدہ و اشرف ہی جیساکہ فرمایا اللہ تعالی
نی لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ یعنی ہر آئینہ تحقیق کہ بزرگ کیا ہمنے بنی آدم کو اور سبب تکریم اوسکی یکی
یہ ہی کہ واسطے انتفاع اوسکی کی جمیع موجودات ہی اس دلیل سی کہ فرمایا اللہ تعالی نی عموماً
خَلَقَ لَکُمْ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ای پیدا کیا واسطے تمہاری وہ چیز کہ زمین مین ہی یہ عام ہے
واسطے ہر بنی آدم کی اور فرمایا خصوصاً کہ مشہور ہے حدیث قدسی سی لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ
الْاَفْلَاکَ یہ خاص ہی ای اگر نہوتا تو ہر آئینہ نہ پیدا کرتا مین آسمان و زمین اور بنی نوع انسان سے

کی ساتھ جمع مذکورہ کی کہ اصل اعراب جمع ہر لاتا اوسکا لیکن نہ تہا اسواسطیکہ ضمائر تمام مبنی ہین یا اوسکی

ہمیشہ ساکن ہوتا ہی اور رفع واو پر ثقیل ہی پس اعراب فرعی کہ نون ہر متعین کیا اسواسطیکہ اسکو

نون اعرابی کہتے ہین کہ بجے رفع کی آیا ہی جیسا کہ اسما مین الف و واو حالت رفع مین اور یا حالت نصب

و جر مین آتی ہین مثل جَاءَ الزَّيْدَانِ وجَاءَ الزَّيْدُوْنَ وَرَأَيْتُ الزَّيْدَيْنِ ومررت بِالزَّيْدِيْنَ **جواب**

زیادہ متصل ہونی ضمائر کے مثل واو کی جمع مذکر غائب حاضر کی اور یا واحدہ مونث حاضر مین اور

الف چار تثنیہ غائب و حاضر مین آخر فعل کا بمنزلہ وسط کلمہ کی ہی او فعل مضارع معرب ہے اعراب

دینا اوسکا ضرور ہی پس اگر اعراب قبل ضمائر کی لاتی ہین تو باعتبار ظاہر کے گویا کہ اوسط مین ہوتا ہی اور

اگر ضمائر پر داخل کرتی ہین تو حقیقت مین دوسرے کلمہ مین داخل ہونا اعراب کا پایا جاتا ہے اسی واسطے عوض اعراب کے

نون کو قرار دیا **سوال** حرف زائدہ بہت ہین وجہ تعین نون کا کیا ہے **جواب** پہلا اسواسطیکہ اسکو

مشابہت ہی واو کی ساتھ **سوال** مشابہت حرف علت کی ساتھ کسواسطے اعتبار کی **جواب**

اسواسطیکہ علامت مضارع کی بہی ہین حرف علت کی جوتھا نون بنا بر مشابہت مذکورہ کے **جواب**

دوسرا سوال اول کا رفع اقوی اعراب کا ہے اور ثبوت نون حذف نون سے قوی ہی پس اقوی کو

اقوی دیا **جواب** تیسرا لائق زیادہ کرنے کی حروف علت کی ہین چونکہ زیادتی اونکے اوائل فعل مین

ہو چکی تہی نون کو کہ یہ بہی حروف زیادت سے ہی اور ساتھ حرف علت کی مناسبت تامہ رکھتا ہی

یعنی قریب المخرج ہی اسواسطے عوض مین لایا گیا **جواب** چوتھا اسواسطیکہ مناسبت واو کی جو

اور وا و دو ضمہ سے پیدا ہوتا ہی او اعراب مضارع کا بہی ضمہ ہے اسواسطے عوض مین لایا گیا

جواب پانچوان نون تنوین سی پیدا ہوتا ہے یعنی دو ضمہ یا دو کسرہ یا دو فتحہ سی اسواسطے کہا

جاتا ہی کہ تنوین نون ساکن کا نام ہے پس بجہت کمال مناسبت کے بلکہ بجہت کمال اتحاد

کی گویا کہ یہ خود اعراب ہی اسواسطے مقرر کیا **تمہید** چونکہ کلام بالا مین اجمال تہا تفصیل

محل و طرز استعمال نون کی کہ بالسکون یا بالحرکت ہی مصنف کو تفصیل اوس اجمال کے منظور

ہوئی پس کہا چہار تثنیہ کہ نونات اعرابی دران مکسور باشد و دو جمع یکی جمع مذکر غائب و دوسرا

یفعلون کرتے ہین کرینگی وہ سب مرد زمانہ حال و استقبال مین صیغہ جمع مذکر غائب بحث الخ
تفعل کرتی ہی کریگی وہ ایک عورت زمانہ حال و استقبال مین صیغہ واحد مونث غائب
بحث الخ تفعلان کرتی ہین کرین گی وہ دو عورتین زمانہ حال و استقبال مین صیغہ تثنیہ مونث
غائب بحث الخ یفعلن کرتی ہین کرینگی وہ سب عورتین زمانہ حال و استقبال مین صیغہ جمع
مونث غائب بحث الخ تفعل کرتا ہی کریگا تو ایک مرد زمانہ حال و استقبال مین صیغہ واحد مذکر
حاضر بحث الخ تفعلان کرتی ہو کروگی تم دو مرد زمانہ حال و استقبال مین صیغہ تثنیہ مذکر حاضر
بحث الخ تفعلون کرتی ہو کروگی تم سب مرد زمانہ حال و استقبال مین صیغہ جمع مذکر حاضر
الخ تفعلین کرتی ہی کریگی تو ایک عورت زمانہ حال و استقبال مین صیغہ واحد مونث حاضر
بحث الخ تفعلان کرتی ہو کروگی تم دو عورتین زمانہ حال و استقبال مین صیغہ تثنیہ مونث حاضر
بحث الخ تفعلن کرتی ہو کروگی تم سب عورتین زمانہ حال و استقبال مین صیغہ جمع مونث حاضرہ بحث
الخ افعل کرتا ہون کرونگا مین ایک مرد یا ایک عورت زمانہ حال و استقبال مین صیغہ وحدان حکایت
نفس متکلم مذکر و مونث بحث الخ نفعل کرتی ہین کرینگی ہم دو مرد یا دو عورت یا سب مرد یا سب
عورتین زمانہ حال و استقبال مین صیغہ تثنیہ و جمع مذکر و مونث حکایت نفس متکلم مع الغیر
بحث الخ تمہید چون مجہول فرع معروف کا ہی اسواسطی مصنف نی پہلی معروف کی بیان کیا

فصل اینہمہ کہ گفتہ شد بحث اثبات فعل مضارع معروف بود چون خواہے
کہ فعل مضارع مجہول بنا کنی ای یہ سب کہ کہا گیا بحث اثبات فعل مضارع معروف کا تہا جو چاہے
تو کہ فعل مضارع مجہول بناوی تو طریقہ اوسکا یہ ہی کہ علامت مضارع را ضمہ دہ ای علامت مضارع
کو ضمہ دی اگر ضمہ نہو بلکہ فتحہ ہو اوپر رای جمہور کی یا کسرہ ہو بنا بر لغت بعض کی جیسا کہ گذرا اور اگر
ضمہ ہو تو اپنی حال پر رہیگا و عین کلمہ را فتحہ دہ در دو حال ای اور عین کلمہ کو فتحہ دی دو صورتین
یعنی اگر عین کلمہ مضموم یا مکسور ہو اور اگر مفتوح ہو بدستور باقی رہیگا قول مصنف کا در دو حال
از روی تقریر بالا حجب اختلاف جمہور و بعض کی متعلق ضمہ علامت مضارع و فتحہ عین کلمہ کا

سوال بحث لای نفی کو بعد بحث مثبت کی کیون ذکر کیا جواب سواسطے کہ منفی فرع مثبت کی
ہی سوال لای نفی کو اول مضارع مین کسواسطی لاتی ہین جواب تاکہ ابتدای کلام سی سامع آگاہ
ہو جاوی کہ یہ کلام منفی ہی ولای نفی در لفظ مضارع ہیچ عمل نکند بقیاس مای نفی کی چنانچہ لو دای لفظ مضارع
قبل داخل ہونی لای نفی کی ہمبران طریق باشند ای بلای نفی کا لفظ مضارع میں کچہ عمل نہین کرتا ہی
جیساکہ تہا اوسی طریق پر رہتا ہی تمہید ہرگاہ کہ خورشہ ہوتا تہا کہ جیساکہ لفظ مین عمل نہین کرتا ہی
ویسا ہی معنی مین بہی نہین عمل کرتا ہی اسواسطیکہ معنی فعل مضارع کی جیسیکہ تہی ویسی ہی باقی رہتی مین
اور نفی کلمہ لاسی مستفاد ہی پس جواب دیا مصنف نے ساتہ قول اپنی کی لاکن عمل در معنی کند لیکن عمل معنی
مین کرتا ہی یعنی فعل مضارع مثبت را بمعنی فعل مضارع منفی گردانداس مراد اس قول سی لاکن عمل در معنی
کنند یہ ہی کہ فعل مضارع مثبت کو ساتہ معنی فعل مضارع منفی کی کرتا ہی اور تفصیل اس معنی کی بحث
ماضی منفی مین بیان کی گئی سوال نفی فعل مضارع کی جیساکہ لاسی ہوتی ہی ویسا ہی کلمہ ماسے
بہی ہوتی ہے مَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفَاسِقِيْنَ پس وجہ تخصیص کر لاکی کیا ہی جواب
کثرت استعمال یعنی لای نفی کا فعل مضارع پر اکثر آتا ہی بخلاف مای نفی کی سوال بعد داخل ہونے
ما ولا کی اوپر فعل مضارع معنی حال و استقبال کی برقرار رہتا ہی یا خاص ہی ساتہ ایک کی جواب
رضی نی کہا ماکی داخل ہونی سی مختص معنی حال کی ہوتی ہین نحو مَا يَقُوْمُ زَيْدٌ اور یہی کہا کہ نزدیک
سیبویہ کی دخول لاسی معنی استقبال کی ہوتی ہین اور ابن مالک کہتی ہین کہ صلاحیت حال کی بہی رکہتا ہے
قول ابن مالک مستحسن معلوم ہوتا ہی بقولہ تعالیٰ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ انتہی بعضی کہتی ہین
کہ مذہب سیبویہ کا بہی بعید نہین بقولہ تعالیٰ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ بحث نفی فعل مضارع
معروف لا یفعل نہین کرتا ہی وہ نکرے گا وہ ایک مرد زمانہ حال و استقبال مین صیغہ واحد مذکر غائب
بحث نفی فعل مضارع معروف لَا يَفْعَلَانِ لَا يَفْعَلُوْنَ لَا تَفْعَلُ لَا تَفْعَلَانِ لَا يَفْعَلْنَ
لَا تَفْعَلُ لَا تَفْعَلَانِ لَا تَفْعَلُوْنَ لَا تَفْعَلِيْنَ لَا تَفْعَلَانِ لَا تَفْعَلْنَ لَا اَفْعَلُ لَا نَفْعَلُ
معانی انکی اور طریقہ کہنی کا ساتہ تبودکی ظاہر ہی حاجت بیان کی نہین تمہید چونکہ فارغ ہوا

لنسفعاً اور آیندہ بہی یہ کلام خالی رغدغہ سی نہین اور رضی کہتی ہین کہ کوئی دلیل قول فرا پر
نہین اور نزدیک خلیل کی اصل اسکی لا ان تہی ہمزہ کہ کثرت استعمال سی بنظر تخفیف کی ساقط
ہوا لا ان ہوا الف اجتماع ساکنین ی گر پڑا بدلیل بعض اشعار کی رد کیا جاتا ہی قول خلیل کا اسوجہ
سی کہ تقدیم خبر ان کی اوپر ان کی جائز نہین اسواسطے کہا نہین جاتا ہی زیدا ان یضرب اور
تقدیم خبر لن کی جائز ہی جیسا کہ سیبویہ نی کہا کہ لن مفرد ہی اس دلیل سی کہ اگر اصل اسکی لا ان
ہوتی افادہ معنی مصدری کا کرتا اور مقدم کرنا معمول معمول اسکی کا درست نہوتا شل عمراً لن
اضرب کی پس کیونکہ اصل لن کی لا ان ہوگی اور بعضی کہتی ہین کہ لن اصل مین لا ہی اور آخر
مین نون خفیفہ واسطے تاکید نفی کی لائی وہ باجتماع ساکنین کے الف گر پڑا لن باقی رہا یہ بہی
خالی خدشہ سی نہین اسپر کوئی سند نہین پائی جاتی فقط قول ہی اور اکثر نے قول سیبویہ کو
صحیح کہا ہی انتہی و این نفی را نفی تاکید بلن گویند ای اس نفی کو نفی تاکید بلن نام رکہتی ہین
سوال مصنف نی بحث نفی لا مین نام رونفی بلا نکہا اور اسکو نامزد کیا کیا وجہ ہے
جواب واسطی امتیاز ما بین نفیین کی دوسری یہ ہی کہ اکثر غیر ذوی العقول مین اسم اور مسمی
مین باہم مناسبت ظاہری کا لحاظ ہوتا ہی اور نفی لا اور فعل مین کوئی مناسبت نہین پائی جاتی
ہی کیونکہ لفظ مین کسی چیز کی نفی نہین کی سمجی اپنی صورت اصلی پر ہی بخلاف لن کے کہ
فنا کرتا ہی رفع نون اعرابی کو تیسری یہ ہی کہ اسمین باعتبار لا کے اہتمام زیادہ ہی اسواسطے
اوسکی نفی ضعیف ہی اور اسکی نفی بجہت تاکید کے قوی ہی اولاً عمل مین ناقص ہی اور لن
عمل مین تام کہ لفظ و معنی دو نون مین عمل کرتا ہی **تمہید** چونکہ شبہہ ہوتا تہا جیسا کہ لا کے
نفی کے ساتہ لفظ مضارع کا متغیر نہین ہوتا ویسی ہی لن کے ساتہ بہی اسطی دفعہ شبہہ کے
کہا و لن در فعل مستقبل در پنج محل نصب کند یعنی لن پانچ محل مین رفع کو دور کرتا ہے
عوض اسکی نصب کرتا ہے **سوال** لن کسواسطے نصب کرتا ہے **جواب** پہلا
عمل اسکا سماعی ہی نہ قیاسی تا کہ دلیل اسپر لائی جای ایسی ہی حکم امر و لام تاکید با نون

لن کی و لمّا مثل لم کی ہی ای واسطے نفی زمان ماضی کی مگر یہ کہ لمّا مین تاکید و استغراق ہی
بخلاف لم کی مثل بل لمّا یذوقوا عذاب الآیۃ انتہی **سوال** بحث لن کا مبحث لم پر کیون مقدم ہوا
جواب اسواسطیکہ لن آخر فعل مضارع کو حرکت سے باز نہین رکھتا ہی بخلاف لم کی کہ وہ آخر
کو جزم کرتا ہی اور بھی لن تغیر زمانہ کا نہین کرتا بخلاف لم کی کہ زمانہ کو متغیر کرتا ہی یعنی
زمانہ مستقبل کو پھیرتا ہی طرف زمانہ ماضی کی پس شرافت لن کو ہی **سوال** لم اول فعل
مین کیون آتا ہی **جواب** تا سامع بوقت کہنے متکلم کی سمجھی کہ یہ نفی جحد بلم ہے **سوال**
کلمہ لم فعل ماضی پر کیون نہین داخل ہوتا ہی **جواب** اسواسطیکہ عمل لم کا یہ ہے کہ
متبدل کرتا ہی زمانہ مستقبل کو ساتھ زمانہ ماضی کی اور وقت داخل ہونی لم کی ماضی
پر یہ معنی حاصل نہین ہوتی **سوال** مصنف نے دراول فعل مضارع کہا دراول اوکسواسطے
نکہا **جواب** اگر مصنف دراول او کہتا تو وہم ہوتا کہ ضمیر اوکی راجع ہی طرف نفی تاکید
بلن کی حالانکہ لم نفی تاکید بلن پر داخل نہین ہوتا لہذا مصنف نے صراحۃ بیان کیا و لم

در فعل مضارع در پنج محل جزم کند اگر در آخر او حرف علت نباشد یعنی لم فعل مضارع مین
پانچ محل مین جزم کرتا ہی بشرطیکہ آخر فعل مضارع مین حرف علت کا نہو وہ پانچ محل
یہ ہین واحد مذکر غائب و واحد مونث غائبہ و واحد مذکر حاضر و دو صیغہ حکایت نفس
متکلم تنبیہ کا ہی بضرورت شعر کی کلمہ لم کا جزم نہین کرتا ہی اور حذف مجزوم کا بعد لم کی بھی بضرورت
درست ہے اور واسطے ضرورت کی فصل درمیان لم و مجزوم کی بھی درست ہی ایسا ہی کہا رضی نی و اگر باشد
ساقط گرداند یعنی اگر آخر فعل مضارع مین حرف علت ہو تو لم ساقط کرتا ہی وجہ اسکی یہ ہی چونکہ ضمہ
و کسرہ حرف علت پر ثقیل ہی اسی واسطی وقتیکہ آخر فعل مین واقع ہو تو ساکن ہوگا تا کہ خفت
پیدا ہو پس اگر بعد دخول حرف جازم کی بھی یہ سکون بحال رکھتی احتمال ہوتا تھا کہ شاید
لم ان صیغ مین عمل نہین کرتا ہی اسواسطی بنابر ظہور عمل لم کی واو و الف دیا کہ اخت اعراب ہین ساقط
ہوتی اسواسطیکہ بسبب سکون آخر کی کوئی حرکت سوای ان حروف کی آخر مین بنائی گئی تقریر

لن کی و لما شبل لم کی ہی ای واسطے نفی زمان ماضی کی مگر یہ کہ لما مین تاکید و استغراق ہی بخلاف لم کی مثل بل لما یذوقوا عذاب الآیہ انتہی **سوال** بحث لن کا بحث لم پر کیون مقدم ہوا **جواب** اسواسطیکہ لن آخر فعل مضارع کو حرکت سے باز نہین رکھتا ہی بخلاف لم کی کہ وہ آخر کو جزم کرتا ہی اور بھی لن تغیر زمانہ کا نہین کرتا بخلاف لم کی کہ زمانہ کو متغیر کرتا ہی یعنے زمانہ مستقبل کو پہیرتا ہی طرف زمانہ ماضی کی پس شرافت لن کو ہی **سوال** لم اول فعل مین کیون آتا ہی **جواب** تا سامع مدت و کہنے متکلم کی سمجھی کہ یہ نفی جحد بلم ہے **سوال** کلمہ لم فعل ماضی پہ کیون نہین داخل ہوتا ہی **جواب** اسواسطیکہ عمل لم کا یہ ہے کہ مستبدل کرتا ہی زمانہ مستقبل کو ساتہ زمانہ ماضی کی اور وقت داخل ہونی لم کی ماضی پر یہ معنی حاصل نہین ہوتی **سوال** مصنف نے دراول فعل مضارع کہا دراول او کسواسطے نکہا **جواب** اگر مصنف دراول او کہتا تو وہم ہوتا کہ ضمیر او کی راجع ہی طرف نفی تاکید بلن کی حالانکہ لم نفی تاکید بلن پر داخل نہین ہوتا لہذا مصنف نے صراحۃً بیان کیا و لم

در فعل مضارع در پنج محل جزم کند اگر در آخر او حرف علت نباشد یعنی لم فعل مضارع مین پانچ محل مین جزم کرتا ہی بشرطیکہ آخر فعل مضارع مین حرف علت کا نہو وہ پانچ محل یہ ہین واحد مذکر غائب و واحد مونث غائبہ و واحد مذکر حاضر و دو صیغہ حکایت نفس متکلم **تنبیہ** کا ہی بضرورت شعر کی کلمہ لم کا جزم نہین کرتا ہی اور حذف مجزوم کا بعد لم کی بہی درست ہے اور روا ہے ضرورت کی فصل درمیان لم و مجزوم کی بہی درست ہی ایسا ہی کما رضی نبی و اگر باشد ساقط گرداند یعنی اگر آخر فعل مضارع مین حرف علت ہو تو لم ساقط کرتا ہی وجہ اسکی یہ ہی چونکہ ضمہ و کسرہ حرف علت پر ثقیل ہی اسی واسطی وقتیکہ آخر فعل مین واقع ہو تو ساکن ہوگا تا کہ خفت پیدا ہو پس اگر بعد دخول حرف جازم کی بہی یہ سکون بحال رکہتی احتمال ہوتا تہا کہ شاید لم ان صیغ مین عمل نہین کرتا ہی واسطی بنا بر ظہور عمل لم کی واو و الف و یا کہ اخت اعراب کی ہین ساقط ہوتی اسوسطیکہ بسبب سکون آخر کی کوئی حرکت سوا ان حروف کی آخر مین بنائی گئی تقریر

بحث نفی جحد بلم در فعل مضارع معروف

فعل مضارع مجہول

حرف لین کہتے ہین اور اگر حرکت ماقبل کی موافق نہو تو مد و لین کہتے ہین پس حرف مد حرف لین ہوتاہے نہ عکس اور الف ہمیشہ مد ہوتاہے اور واو گاہی حرف لین ہوتاہی مثل قول و بیع کی و گاہے حرف مد و لین نہین ہوتی ہین وقتیکہ ابتدا اسم مین واقع ہون مثل وعد و یسر کی اور مدہ کو مدہ اسواسطے کہتے ہین کہ درازگی حرکت سے وقت تلفظ کے پیدا ہوتے ہین اسیواسطے الف مدہ فتحہ سے پیدا ہوتاہے اور واو ضمہ سے اور یا کسرہ سے اسی وجہ سے الف کو اخت فتحہ اور واو کو اخت ضمہ اور یا کو اخت کسرہ کا کہتے ہین اور اسکو لین اس سبب سے کہتے ہین کہ خروج انکا مخرج اپنی سے ساتھ نرمی و سہولت کے ہوتاہے **سوال** لفظ اخت کہتے ہین آخ کسواسطے نہین کہتے ہین **جواب** اسواسطے کہ حرف حکم تانیث کا رکھتاہی و در صفت محل

نون اعرابی را ساقط گرداند ای سات محل مین نون اعرابی کو دور کرتاہی وہ سات محل یہ ہین تثنیہ مذکر غائب و غائبہ حاضر و حاضرہ اور جمع مذکر غائب حاضر و واحد مونث حاضر جون کہ نون عوض اعراب کی ہی پس ساقط کیا تاکہ دلالت کری اوپر سقوط اعراب عمل انکی سے و در دو محل مر لفظ ہیچ عمل نکند ای دو محل مین بیچ لفظ کی کچہ عمل نہین کرتا یعنی جمع مونث غائبہ و حاضرہ مین اور عمل نکرنا لم کا اسواسطے ہی کہ نہ یہان مرفع نحو نون اعرابی بدل اوسکی بلکہ یہ نون علامت جمع مونث و ضمیر فاعل کا ہی اور یہی دو نون مبنی ہین

وآن دو محل امثلہ جمع مونث غائبہ و جمع مونث حاضرہ یعنی وہ دو نون صیغہ جسمین عمل نہین کرتاہی یہ ہین ایک جمع مونث غائبہ دوسرا جمع مونث حاضرہ و در ہمہ کلمات

عمل در معنی کند ای لم یعنی صیغہ فعل مضارع را بمعنی ماضی منفی گرداند ای لم تمام کلمات مین عمل معنی مین کرتاہے یعنی صیغہ فعل مضارع کو ساتھ معنی ماضی منفی کی کرتاہی **سوال** لم مضارع کو بمعنی ماضی منفی کے کسواسطے کرتاہی **جواب** بسبب مشابہت ہونی اسکی کے نقل معنی مین ای زمانہ مین ساتھ ان شرطیہ کے کہ اصل ہی حروف جازمہ مین یعنی جیساکہ ان جازمہ ماضی و حال کو بمعنی مستقبل کی کرتاہی ایساہی لم مستقبل کو بمعنی ماضی کی

مضارع پر کہ خالی طلب سے ہو واسطے ضرورت کی آور نزدیک محققین کی نون مذکور مختص ہے
او مستقبل مین جسمین معنی طلب کی ہون مثل امر و نہی وغیرہ کی اور وہ مستقبل جسمین محض خبر
محض ہو داخل نہو گا مگر بعد داخل ہونی لام تاکید کی **سوال** مصنف نے در اول مستقبل کہا اور
اول مضارع کسواسطے نکہا **جواب** واسطے تنبیہ کی اس بات پر کہ وقت دخول لام تاکید کی فقط
معنی استقبال کی لی جاتی ہین **سوال** لام تاکید کو اول فعل مستقبل و نون تاکید کو آخر مین کسواسطے
خاص کیا **جواب** سواسطے کہ لام واسطے تاکید اسم کی بہی آتا ہی و نون نہین آتا ہے
مگر واسطے تاکید فعل کی اور اسم مقدم و قوی ہی پس حرف تاکید اوسکی کو مناسب ہوا کہ اول
و مقدم ہو اور فعل متاخر و ضعیف ہی پس حرف تاکید اوسکا مناسب ہوا کہ موخر
ہو واسطے فرق کرنیکے درمیان تاکید اسم و تاکید فعل کی اور بہی اگر نون تاکید کو اول مین
لاتین تو ابتدا بسکون لازم آتا ہی اور یہ ممتنع ہی اور بہی نون تاکید مشابہ نون تنوین کے
ہی اور محل تنوین کا آخر کلمہ ہے و نون تاکید دو نون است یکی نون ثقیلہ دوم نون خفیفہ
یعنی نون تاکید کی دو نون ہین ایک نون ثقیلہ اور دوسرا نون خفیفہ اسی تعلیم و نون
نون افادہ معنی تاکید مستقبل مین برابر ہین مگر اکثر کوفیان نون ثقیلہ کو اصل و نون خفیفہ
کو مخفف و فرع ثقیلہ کا جانتی ہین اور بصریاین ہر ایک کو اصل قرار دیتی ہین اور بعض کے
نزدیک نون ثقیلہ مین تاکید زائد ہی بہ نسبت نون خفیفہ نون ثقیلہ نون مشدد را گویند
و نون خفیفہ نون ساکن را یعنی نون ثقیلہ نون مشدد کو کہتے ہین اور نون خفیفہ نون
ساکن کو کہتی ہین **سوال** نون مشدد کو ثقیلہ کیون کہتے ہین **جواب** اسواسطے
کہ مشدد واس اعتبار سے کہ دو حرف یکجنس کے آپمین جمع ہوئی ثقل رکہتا ہی **سوال**
نون ساکن کو نون خفیفہ کیون کہتے ہین **جواب** اسواسطے کہ ساکن و واحد خفیف
ہوتا ہی دو اور متحرک سے **سوال** نون حرف ہے اور اصل حرف مین بنا ہی اور اصل
بنا مین سکون ہی پس نون ثقیلہ کس واسطے متحرک ہوا **جواب** پہلا اگر حرکت نہ دیتے

نون کا لازم نہ آئے ایک نون جمع دوسرا نون ثقیلہ کہ بمنزلہ دو نون کی ہی اسواسطیکہ
اجتماع تین نون کا مکروہ ہے **سوال** قول اللہ تعالی میں کہ لتمشقن ہی اسمین اجتماع مین
نون کا ہوا ہے **جواب** چونکہ نون وقایہ کہ دلالت اوپر معنی کی نہیں کرتا یہ اعتبار
لفظ سے ساقط ہی **سوال** نون وقایہ کس نون کو کہتے ہین **جواب** ہر گاہ کہ یای ضمیر
متصل فعل کی ہو بسبب مناسبت اسکی کسرہ ماقبل مین لازم ہوتا ہے اسواسطے میان
فعل و یای ضمیر کی نون کو لاتی ہین کہ وقایہ یعنی حفاظت کرتا ہی آخر فعل کو قبول کسرہ سے
سوال لیکونن مین تین نون جمع ہین **جواب** یہ تینون نون زائد نہین بلکہ اول اصلی
ہی **سوال** الف کو واسطے فصل کی کیون خاص کیا **جواب** بنظر خفیف ہونی الف
کی **سوال** حاجت فاصل کی لانیکی نتھی اگر نون جمع کو حذف کرتی اجتماع تین نون کا
لازم نہ آتا **جواب** اول نون جمع علامت تانیث و ضمیر فاعل کے ہی اگر اوسکو حذف
کرتی تو معلوم نہوتا کہ فاعل اسکا مذکر ہی یا مونث پس فاعل مجہول رہتا **جواب** دوم اجتماع
ساکنین کا لازم آتا ہی میان لام کی کہ ماقبل نون جمع کی ہی اور نون اول کی نون ثقیلہ
سی **سوال** اگر لام کو حرکت دین تو اجتماع ساکنین لازم نہوگا **جواب** کسرہ ثقیل ہے
اور نون ثقیلہ بھی ثقیل اور اگر فتحہ دیتے تو جمع مونث غائبہ ساتھ واحد مذکر غائب کی اور
جمع مونث حاضر ساتھ واحد مذکر حاضر کے مشتبہ ہوتا اور اگر ضمہ دیتے مین تو جمع مونث
غائبہ ساتھ جمع مذکر غائب اور جمع مونث حاضرہ ساتھ جمع مذکر حاضر کے مشتبہ ہوتا ہی
سوال اگر الف فاصل نلاوین اور ایک نون ثقیلہ سی حذف کرین اجتماع تین نون
کا لازم نہین آتا ہی **جواب** پہلا اگر نون ثقیلہ کو دور کرین تو نون خفیفہ باقی رہتا ہے
اسواسطیکہ نون ثقیلہ نون مشدد کو کہتے ہین **جواب** دوسرا اگر ایک نون نون ثقیلہ سے
حذف کرین تو نون جمع نون دوم ثقیلہ مین مدغم ہوتا ہی پس حالت فاعل کے لازم
آتی ہی معلوم نہوگا کہ مذکر ہی یا مونث یا اجتماع ساکنین کا میان لام و نون اول مدغم

ایسی ہی اگر الف جمع مونث غائبہ و حاضرہ کا حذف کریں تو اجتماع تین نون کا موجب ثقالت کا رہی اسواسطے نون اعرابی ساتہ نون تاکید کے جمع نہیں ہوتا ہے **تنبیہ** جان تو کہ حذف او جمع مذکر سے اور حذف یا واحد مونث حاضرہ سے مشروط ہے باین شرط کہ واو و یا مدہ ہو و الا واو و یا کو حذف نکرینگے واسطے فقدان ضمہ کے کہ دال ہی واو پر اور فقدان کسرہ کی کہ دال ہی یا پر بلکہ واسطے دفع التقای ساکنین کی بلحاظ مناسبت کی واو کو حرکت ضمہ کی دیتے ہین مثل اخشون اور یا کو حرکت کسرہ کی مثل اخشین **سوال** اجتماع ساکنین کا اول مدہ و ثانی مدغم ہو کسواسطے جائز ہوا **جواب** بسبب اسکے کہ ساکن دوم کہ مدغم ہی تلفظ اوسکا نہین ہوتا ہی مگر بتبعیت مدغم فیہ کی نہ استقلالاً پس گویا کلام مین نہین مگر ایک نون ثقیلہ در شش محل ای اسجگہ جہان الف ہوتا ہی مکسور یا بتدجہا تثنیہ و دو جمع ای جمع مونث غائبہ و جمع مونث حاضرہ ای نون ثقیلہ چہ محل مین یہ جہان کہ الف ہوتا ہی مکسور ہوتا ہی چار تثنیہ یعنی تثنیہ مذکر غائب غائبہ و مذکر حاضر و حاضرہ اور دو جمع ای جمع مونث غائبہ اور جمع مونث حاضرہ **سوال** ان چہ محل مین نون ثقیلہ مکسور کیون ہوتا ہی **جواب** پہلا اس سبب سے کہ نون ثقیلہ ان صیغ مین مشابہ نون تثنیہ کی ہے اسواسطے کہ نون ثقیلہ زائد ہی اور بعد الف کی واقع ہوا پس مثل نون تثنیہ مکسور رکہا **جواب** دوسرا اسواسطے کہ الف حکم دو فتحہ کا رکہتا ہی اگر نون مفتوح ہو تو اجتماع اربعہ فتحات کا لازم آتا ہے ایک فتحہ ماقبل الف دو فتحہ کہ الف سی پیدا ہوتے ہین چوتہا فتحہ نون ثقیلہ کا اور یہ اجتماع مکروہ ہے اسواسطیکہ مثل اجتماع دو الف کی ہی و در باقی ہشت محل مفتوح ای باقی اٹہہ محل مین جہانکہ نون ثقیلہ بعد الف کی نہین آتا ہے یعنی واحد مذکر غائب و مونث غائبہ و واحد مذکر حاضر و حاضرہ و جمع مذکر غائب و حاضر اور صیغہ حکایت نفس متکلم مین مفتوح ہوتا ہی **سوال** ان اٹہہ محل مین نون ثقیلہ کسواسطے مفتوح ہوتا ہے **جواب** پہلا اسواسطیکہ فتحہ اخف حرکات کا ہی اور نون ثقیلہ ثقیل ہی اور مشابہ نون تثنیہ کی ساتہ بہی نہین پس مناسب ہوا کہ فتحہ دیا جاے **جواب** دوسرا نون ثقیلہ مثل لام تاکید کے معنی تاکید پر دلالت کرتا ہی اسواسطے مثل لام تاکید کے مفتوح ہوا

دور کیا بعد اسکے متحرک ہی آخر کو ساکن کیا عد ہوا **سوال** یُعد کہ مضارع مجہول ہی کسواسطے
تبعیت یعد کی واو کو حذف کیا **جواب** مجہول مغایر معروف کی ہی بخلاف تعد واعد و یعد
و یضع اصل مین یوضع بکسر ضاد تہا واو میان یاے مفتوحہ و کسرہ لازمی کی پڑا او حذف ہوا یضع
ہوا یضع ضع نضع مین اگرچہ قاعدہ نہین پایا گیا مگر طرد الباب او کو حذف کیا مین بعد و اسطے رعایت
حرف حلق کی کہ ثقیل ہے کسرہ ضاد کو فتحہ سے بدل کیا یضع تضع اضع نضع بفتح ضاد تو یضع امر
بنایا تاہی علامت مضارع کو دور کیا بعد اسکے کہ متحرک ہی آخر کو ساکن کیا ضع ہوا **سوال**
یعد اور اخوات یعد مین کسواسطے برعایت حرف حلق کے فتحہ نہ دیا **جواب** اول فتحہ دینا یہ خاص
حرف حلق کی سماعی ہے نہ قیاسی **جواب** دوم حرف حلق واسطے فتحہ کی علت مجوزہ ہی نہ موجبہ
سوال یذر مین باوجودیکہ حرف حلق نہین کسواسطے فتحہ دیا **جواب** اس لحاظ سے کہ معنی یدع مین
واگر باشد ساقط شود یعنی اگر آخر مین حرف علت کا ہو تو دور ہوگا اسواسطے کہ اگر ساقط نہو تو
معلوم نہوگا کہ یہ سکون بجہت بنا امر کے ہوا یا وہ سکون ہی کہ پہلے سے حاصل ہی جیسا اتقی ق
جیسا کہ تقی صیغہ مضارع حاضر معروف ہی ق امر بنایا ق اصل مین توقی تہا واو میان یاے مفتوحہ
و کسرہ لازمی مین پڑا حذف کیا گیا او ہمنے یہ مشوار کہکر ساکن کیا تقی ہوا اور تقی اصل مین توقی تہا
طرد الباب او حذف ہوا او یا کو ساکن کیا تقی ہوا چاہا کہ امر حاضر معروف بناوین تا علامت مضارع
کو حذف کیا و بعد اسکے متحرک پایا او آخر کلمہ مین حرف علت ہی اوسکو حذف کیا علامت جزمی تھو حرف
علت ہے یا حذف ہوئی ق رہ گیا و اگر ساکن ہماند نظر کن در عین کلمہ اگر عین کلمہ مکسور شد یا مفتوح ہمزہ
وصل مکسور اول او در آری اگر بعد حذف علامت مضارع کی ساکن ہی دیکھو تو عین کلمہ کو اگر
عین کلمہ کسور ہو خواہ مفتوح ہمزہ وصل مکسور اول صیغہ کی عوض علامت مضارع کی لاؤ **سوال** بعد
حذف علامت مضارع کی اگر ساکن ہو ہمزہ وصل کسواسطے لاتی ہین **جواب** تا ابتدا بسکون لازم نہ آوے
سوال ہمزہ کو واسطے زیادتی کی کیون خاص کیا دوسرے حرف کو کیون نہ زاید کیا **جواب** اسواسطے کہ
ہمزہ حرف حلق ہی اور حروف حلقیہ اور حروف پر مقدم ہین بجہت قوت و شرافت کی **سوال** حروف

پس واسطے کثرت استعمال کی واحد اسکی مین حذف کیا گیا ایسی ہی الف تعریف مین باوجودیکہ ہمزہ
وصل کا ہی اور اصل اسکی کسرہ ہی مثل الرجل کی لاکن بسبب کثرت استعمال کی فتحہ دیا گیا **سوال**
اکرم مین کسواسطے ہمزہ کو فتحہ دیا باوجودیکہ عین کلمہ کا مکسور ہے **جواب** یہ ہمزہ امر کا نہین ہے بلکہ
الف قطع ہی اسواسطے کہ اکرم اصل مین تاکرم تہا بتبعیت اکرم متکلم کی الف گرا چونکہ علت حذف
کی باقی نرہی اوس الف کی اعادہ کیا **سوال** اکرم ہی جبکہ امر حاضر معروف بنایا تا کو حذف
کیا ہمزہ محذوفہ کو پہر لائی اور آخر کو ساکن کیا اکرم ہوا پس وقت بنانی امر حاضر معروف کی
تعدی بعد حذف تا کی واو محذوفہ کو کسواسطے پہیر نہ لائی **جواب** اگر واو کو پہیر لاوین
تو بسبب سکون اوسکی کے حاجت لانی ہمزہ وصل کی ہوگی اوعد ہوگا پہر اس سبب سے بہی گرایا جاتا
اسواسطیکہ رعایت اصل کی ضرور ہی کہ مضارع اسکی مین تقیل ہوئی ہی احسن ہی وہی تقیل
کیجائیگی پس عد کرنا واو کا خلاف ہوگا ایسا ہی کہا رضی نے **سوال** اعلم مین ہمزہ وصل کا
خط مین وقت ملنی کسی کلمہ کی اوپر سی کیون نہین محذوف ہوتا ہی **جواب** تا کہ مشتبہ ہو
ساتھ امر علم کی کہ علم سی ہی التباس رفع ہوتا ہی **سوال** اعراب سی ہی التباس رفع ہوتا ہی **جواب** اکثر اعراب
کو ترک کرتے ہین اسی جہت سی واسطے تفرقہ کی میان عمر بضم عین وفتح میم کی اور عمر
بفتح عین وسکون میم واو کو عمرو بفتح عین وسکون میم مین لکہتے ہین اگر اعتماد واسطے
رفع التباس کی حرکت پر ہوتا حاجت اس تفرقہ کی نہوتی **سوال** کسواسطے واو کو عمرو
بفتح عین وسکون میم مین زیادہ کیا نہ عمر بضم عین وفتح میم مین زیادہ کیا **جواب** اسواسطیکہ
عمرو بفتح عین وسکون میم اول حروف مفتوح ہی اور بعد اسکی ساکن پس زیادتی واو کی
اس جگہ موجب ثقل کا نہین بخلاف عمر بالضم کے **تنبیہ** اختلاف کیا ہی صرفیون نے اس بات مین
ہمزہ حرکت ہی یا حرف ہی بعضے کہتے ہین کہ حرکت ہی اگر حرف ہوتا تو اوسکے کوئی صورت معین
خط مین ہوتی حالانکہ کوئی صورت معین نہین اور اکثر قائل ہین کہ حرف ہی اسواسطیکہ گاہی
ساکن بہی ہوتا ہی پس اگر حرکت ہو لازم آتا ہی اجتماع نقیضین کا یعنی حرکت سکون جیسا کہ نفص